بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سلام

اسلامیات

خصوصی اِشاعت

٦

رہنمائے اساتذہ

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس، یونیورسٹی آف اوکسفر ڈ کا ایک شعبہ ہے۔
یہ دنیا بھر میں بذریعۂ اشاعت تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے مقاصد کے فروغ میں
یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔ Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں
اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

پاکستان میں اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس
نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
نے شائع کی

© اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۲۴ء

مصنّف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۱۴ء
خصوصی اشاعت ۲۰۲۴ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت، یا جس طرح
واضح طور پر قانون اجازت دیتا ہے، لائسنس، یا ادارہ برائے ریپروگرافکس حقوق
کے ساتھ طے ہونے والی مناسب شرائط کے بغیر اس کتاب کے کسی حصے کی نقل،
کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور
کسی بھی ذریعے سے اس کی ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ دوبارہ اشاعت
کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفر ڈ یونیورسٹی پریس کے شعبۂ حقوق اشاعت
سے مندرجہ بالا پتے پر رجوع کریں

آپ اس کتاب کی تقسیم کسی دوسری شکل میں نہیں کریں گے
اور کسی دوسرے حاصل کرنے والے پر بھی لازماً یہی شرط عائد کریں گے

ISBN 9789697342402

نوری نستعلیق فونٹ میں کمپوز ہوئی

اظہارِ تشکّر

تصنیف: فرحت جہاں
قرآنی آیات کے اُردو تراجم کے لیے ''دی علم فاؤنڈیشن'' کے مرتّب کردہ
نصاب ''مطالعہ قرآنِ حکیم'' سے اِستفادہ کیا گیا ہے
ترجمہ اور مختصر تشریح پر مشتمل یہ نصاب اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ علما کرام کے
علاوہ تعلیمی بورڈز بشمول این سی سی، پی سی ٹی بی اور ڈی سی ٹی ای سے بھی منظور شدہ ہے

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا، قرآن و سنّت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا، حقوق و فرائض کی آگاہی دینا، تعصب، فرقہ واریت، عدم رواداری ومساوات، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبہ کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمّے داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رَہ نما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبہ کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔ طلبہ کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام انسانوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیّت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناسی، محبّت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت، قرآن و سنّت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف، سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔
- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت، تاریخِ اسلام، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ طلبہ کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی راہ نمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حب الوطنی، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبہ کو بھی فرض شناس، انسان دوست، کارآمد شہری، محبِ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔
- اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر راہ نمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی دُرست سمت میں راہ نمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں تدریسِ اسباق کی تیاری، حل شدہ مشقیں، اضافی مواد، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں، جو یقیناً تدریسی عمل کو موثر اور دل چسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

فہرست

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید ۱

حفظِ قرآن مجید ۳

حفظ و ترجمہ ۱۶

احادیثِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۲۱

دُعائیں (زبانی) ۲۹

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

توحید کی اہمیت اور اثرات ۳۳

نبوّت و رسالت ۳۵

(ب) عبادات

اسلام میں عبادات کا جامع تصوّر ۳۶

طہارت و پاکیزگی ۳۸

نماز کی فرضیت و اہمیت ۴۰

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور
مدنی معاشرے کا قیام ۴۲

ریاستِ مدینہ کا قیام ۴۴

ریاستِ مدینہ کا استحکام: جہاد اور غزوۂ بدر ۴۶

غزوۂ اُحد ۴۹

(ب) اسوۂ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے
محبّت اور اطاعت ۵۳

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا
بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک ۵۶

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا
ایفائے عہد ۵۹

باب چہارم: اخلاق و آداب

(الف) اچھّی عادات اپنانا

مُشاوَرت کی اہمیت ۶۱

صبر و تحمّل ۶۳

اسلامی آدابِ زندگی: راستے، سفر اور عوامی مقامات کا استعمال ۶۵

(ب) بُری عادات سے اجتناب

چوری، غصب، دھوکا دہی ۶۸

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد: والدین، بہن بھائی، رشتے دار ۷۰

عدل و احسان ۷۲

اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیت ۷۴

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اُمہاتُ المومنین (حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت سودہ)
رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۷۷

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی
اولادِ مبارکہ ۷۹

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۸۱

صحابہ کرام (حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص،
حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف)
رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۸۳

صوفیہ کرام (حضرت عبد اللہ شاہ غازی، حضرت حَسن بصری، حضرت بایزید بسطامی،
حضرت جنید بغدادی) رحمۃ اللہ علیہم ۸۶

علما و مفکّرین (حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک)
رحمۃ اللہ علیہم ۸۸

فاتحین (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ۹۱

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت ۹۴

جانوروں کی اہمیت اور ان کے حقوق ۹۵

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا۔تختۂ تحریر۔تختۂ نرم
- قرآن مجید میں بار بار آنے والے الفاظ پر مشتمل چارٹ
- سورتوں میں بیان کردہ اہم نکات کا چارٹ
- کلمہ اور اس کی اقسام (اسم) کا چارٹ/فلیش کارڈز جن میں سورتوں سے لیے گئے اسماء مع ترجمہ موجود ہوں۔
- معروف قاری حضرات کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- انبیا کرام علیہم السّلام کے قصص سے متعلق دستاویزی فلم/کتب

طریقۂ تدریس

ترجمہ قرآن مجید پڑھانے سے قبل طلبہ کو قرآن مجید کی عظمت، اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیجیے طلبہ کو بتائیے کہ قرآن مجید حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔قرآن مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام آسمانی کتب کا نچوڑ اور تمام شرائع کی تکمیل کے طور پر اتاری گئی ہے۔ اس سے پہلے نازل ہونے والی کتب تحریف و ردّو بدل کی وجہ سے قابل عمل نہ رہیں۔ جبکہ اس کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔
(سورۃ الحجر: ۹)

قرآن مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی راہ نمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور حفظ کی جانے والی کتاب ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں، کامرانیاں اور خوشحالیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس پر عمل قوموں کو عروج عطا کرتا ہے اور اس پر عمل نہ کرنے سے وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا وہ عروج پر پہنچے اور ترقی کی منازل طے کیں اور جب جب انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا وہ ذلت کی اَتھاہ گہرائیوں میں جا گرے۔ یہ وہ کتابِ ہدایت ہے کہ جس کے عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے، اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

آپ فرما دیجیے یہ (سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے لہٰذا اُنھیں اس پر خوش ہونا چاہیے یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔(سورۃ یونس:۵۷)

لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دیجیے کہ (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔قرآن مجید کے بھی حقوق ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے قرآن مجید کے ہم پر پانچ حقوق ہیں: اوّل اس پر ایمان لایا جائے، دوم، اس کی تلاوت کی جائے، سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے، چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے، پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری: کتاب فضائل القرآن)

طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کا ذوق و شوق دلایئے اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کا شعور دلوایئے۔ کیونکہ اشرف المخلوقات کے لیے اس کتاب کے نزول کا مقصد یہی ہے۔

تلاوت قرآن مجید کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ ان کے جسم اور لباس پاک ہوں، وہ تلاوت سے پہلے وضو کریں۔ قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے تجوید کے قواعد کے مطابق اس کی تلاوت کریں اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر بھی کریں۔ اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ انھیں قرآن مجید کے احکامات کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو ڈھالنا اور سنوارنا ہے اور اسی سے ہدایت کا نور حاصل کرنا ہے۔جن آیات میں جنّت کی بشارت اور رحمت کا وعدہ کیا گیا ہے، وہاں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے مغفرت و رحمت کی دُعائیں اور عذابِ الٰہی کے بیان والی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں۔

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ وہ ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے عربی قواعد میں مہارت حاصل کریں۔ملٹی میڈیا کے ذریعے سہل انداز میں سکھایئے۔ آیات کی شان نزول اور پس منظر بیان کیجیے۔ آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ پڑھانے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ کلمہ (اسم، فعل، حرف) کی نشان دہی بھی کیجیے تاکہ طلبہ الفاظ کو قواعد کے مطابق پہچان کر ترجمہ ذہن نشین کرسکیں۔

اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروایئے۔ آیات میں موجود تعلیمات کی وضاحت آسان الفاظ میں کیجیے اور ان پر عمل کی ترغیب دلایئے۔ ترجمے کے نصاب کو پورے سال پر تقسیم کرکے پڑھایئے۔ ترجمہ پڑھانے کے لیے ''دی علم فاؤنڈیشن'' کے ''مطالعہ قرآن مجید'' اور راہ نمائے اساتذہ'' سے استفادہ کیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- کثیر الانتخابی سوالات پر مشتمل مقابلہ ذہنی آزمائش کا انعقاد کیجیے۔
- طلبہ کو قصص الانبیا سے متعلق دستاویزی فلم دکھایئے۔
- طلبہ قصص الانبیا سے متعلق قصّے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیں ان قصّوں کے ذریعے انھوں نے اپنی عملی زندگی کے لیے کیا راہ نمائی حاصل کی اس کا بھی تذکرہ کریں۔
- منتخب سورتوں پر مبنی معلومات کا (ذہنی آزمائش کا) مقابلہ منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

قرآن مجید کی تصویر	عربی قواعد مع امثلہ	فضائلِ قرآن مجید

حفظِ قرآن مجید

سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَال

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی آواز میں سورۃ الزلزال کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر، تختۂ نرم
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۳

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتایا جائے کہ سورۃ الزلزال مدنی سورت ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ مذکورہ سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ایک مقررہ وقت کے بعد دنیا اللہ کے حکم سے تہ و بالا کر دی جائے گی۔ وہ وقت قیامت کہلاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور میدانِ حشر میں لوگوں کے اعمال کا حساب ہو گا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال دکھائے جائیں گے، ہر انسان کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عمل اُس کی نگاہوں کے سامنے ہو گا اور اُس کے اچھے یا بُرے انجام کا انحصار اُس کے اعمال پر ہو گا۔ لہٰذا میدانِ حشر کی شرمندگی اور بُرے انجام سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی میں اپنے معاملات کا جائزہ لیتا رہے اور ہر عمل سے قبل یہ سوچے کہ ایک ذات ایسی بھی ہے جو اس کے ہر گزرنے والے لمحے پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس کی ہر بات اور ہر عمل ریکارڈ ہو رہا ہے، چنانچہ اس دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھے کہ یہاں جو بیج بوئے گا، اُس کی فصل آخرت میں کاٹے گا۔

دنیا کی حقیقت کسی مثال کے ذریعے طلبہ پر واضح کی جائے؛ مثلاً: اگر کسی کلاس میں کیمرہ لگا ہوا ہو اور پرنسپل اپنے دفتر میں بیٹھ کر کلاس میں سب کی کارگزاری پر نظر رکھے ہوئے ہوں تو یقیناً سب اپنے اپنے عمل میں محتاط رویّہ اپنائیں گے اور کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے اُن کی پکڑ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو ایسی چیزیں ایجاد کرنے کی قدرت عطا کی جن کے ذریعے وہ اپنی اور دوسروں کی زندگی کے معاملات کا ریکارڈ رکھ سکے تو اس علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ذات کے لیے یہ قطعی مشکل نہیں کہ وہ اپنے بندے کے ہر پل کا حساب رکھ سکے۔

معانی و مطالب

سورت کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیے اور تختۂ تحریر پر ان کے معانی لکھتے جائیے۔مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِذَازُلۡزِلَتِ	جب بھونچال سے ہلادی جائے گی	الۡاَرۡضُ	زمین	اَثۡقَالَهَا	بوجھ
مَا	کیا	یَوۡمَىِٕذٍ	اس دن	تُحَدِّثُ	وہ بیان کردے گی
اَوۡحٰی	اس نے وحی کی	یَّصۡدُرُالنَّاسُ	لوگ نکلیں گے	خَیۡرًا	نیکی، بھلائی
شَرًّا	بُرائی				

حفظ

حفظ کروانے کے لیے تجوید کے ساتھ بلند آواز سے سورت کی تلاوت کیجیے۔ ایک ایک آیت کرکے طلبہ کو پڑھائیے اور تجوید کی اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروائیے۔مثلاً: اَثۡقَالَهَا میں 'ث' کی آواز 'س' سے بدلیں تو فوراً دُرست کروائیے۔ اسی طرح اِذَا میں اگر 'ذ' کی آواز 'ز' سے بدل دیں تو اسے بھی دُرست کیجیے۔ 'ق' کو 'ک' نہ کہنے دیجیے۔ اسی طرح یَوۡمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ میں اخفا کا قاعدہ سمجھائیے، بِاَنَّ میں غنہ کروائیے، فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ میں ادغام مع غنہ کروائیے، اسی طرح خَیۡرًا یَّرَهٗ میں بھی ادغام مع غنہ۔ 'ح' اور 'ھ' کی آواز کا فرق بتائیے، وغیرہ وغیرہ۔

الفاظ کی دُرست ادائی کے بعد سورت بار بار دہروائیے۔ گروہ اور جوڑی کی صورت میں پڑھانے کے علاوہ فرداً فرداً بھی پڑھائیے۔ یاد ہوجانے کی صورت میں ہر طالبِ علم سے پوری جماعت کے سامنے سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- اچھا کام تختۂ نزم پر لگائیے۔
- قیامت سے متعلق دیگر آیات تحقیق کرواکر لکھوائیے۔
- فکرِ آخرت کے لیے خود اصلاحی کا کام کروایا جائے۔ اس کے لیے طلبہ اپنی ڈائری میں دن بھر کے کاموں کا جائزہ لیں اور فہرست بنائیں کہ دن بھر انھوں نے کون سے اچھے کام کیے اور کون سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ انھیں بتائیے کہ روزمرہ کاموں میں غلطیوں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں تاکہ نیکیوں کی فہرست میں اضافہ اور گناہوں کی فہرست میں کمی ہو۔

نوٹ: طلبہ کو بتائیے کہ وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے روز مرّہ معمولات کو اپنے لیے نمونہ بنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دن کو تین حصّوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصّہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مخصوص تھا، ایک حصّہ بندوں کے لیے اور ایک اپنی ذات کے لیے۔

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو دن رات صرف عبادت میں مشغول رہتے اور نہ ہی بارہ مہینے روزے رکھتے، تاہم حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جتنی بھی عبادت کرتے، پابندی سے کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر کام میں باقاعدگی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جسے پابندی کے ساتھ کیا جائے۔

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰت

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر قرآنِ مجید حفظ کرنے سے متعلق احادیث درج ہوں
- الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز
- خوش الحان قاری کی آواز میں سورۃ العادیات کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ٦، صفحہ ٣

طریقۂ تدریس

سورۃ العادیات مکّی سورت ہے جس میں گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جنگی گھوڑوں کی قسم بیان فرمائی ہے اور ان کی خاص صفات کا ذکر کیا ہے کہ گھوڑے اپنی جان کی پروا کیے بغیر اپنے مالک کے حکم کی تعمیل میں میدانِ جنگ میں گھس جاتے ہیں اور سخت سے سخت مشقت برداشت کرتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر کتنے انعامات و احسانات ہیں، پھر بھی وہ اپنے مالک کا حکم بجا نہیں لاتے، اس کی فرماں برداری تو درکنار اس کی ناشکری میں لگے رہتے ہیں، مال کی محبّت میں اتنے مغلوب ہوجاتے ہیں کہ پھر حرام و حلال کی بھی پروا نہیں کرتے اور انھیں آخرت کی جواب دہی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اُنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ قیامت ضرور آئے گی، مردوں کو قبروں سے نکال کر ضرور زندہ کیا جائے گا اور اُس دن اُن کے اعمال کے ساتھ ساتھ اُن کے دلوں کے ارادے، خیالات، اغراض و مقاصد سب کچھ کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ اُن کے ہر عمل اور ہر سوچ کی باز پرس کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ اگر انسان اپنی آخرت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے تو دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے میں جزا و سزا کا احساس اور نعمتوں کا ادراک اُسے اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے روک سکتا ہے، اور اپنے رب کا مطیع و فرماں بردار بنا سکتا ہے۔

معانی و مطالب

اس سورت کے الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز طلبہ کو دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْعٰدِيٰتِ	تیز رفتار گھوڑے	الْمُغِيْرٰتِ	حملہ کرنے والے	نَقْعًا	گرد و غبار
لَكَنُوْدٌ	بہت ناشکرا	بُعْثِرَ	نکال لیا جائے گا	الصُّدُوْرِ	سینے

حفظ

معنی ومفہوم جان لینے کے بعد طلبہ کے لیے سورت کو یاد کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔ حفظ کے لیے تجوید و قرأت کا خیال رکھتے ہوئے سورت کی تلاوت کیجیے، پھر ایک ایک آیت پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار پڑھائیے پھر فرداً فرداً سنیے، پھر گروہ کی صورت پڑھوائیے۔ تجوید کی اغلاط تختۂ تحریر پر دُرست کروائیے۔ مخارج کی ادائی تختۂ تحریر پر لکھ کر واضح کیجیے۔ جیسے ”وَالْعٰدِيٰتِ“ میں ”ع“ کی ادائی حلق کے درمیانی حصّے سے کروائیے۔ کھڑی حرکات کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھائیے۔ ”فَالْمُوْرِيٰتِ“ میں ”ر“ کو باریک پڑھائیے۔ ”فَوَسَطْنَ“ میں ”ط“ پر قلقلہ کروائیے، وغیرہ وغیرہ۔ خوش الحان قاری کی آواز میں یہی سورت بار بار سنوائیے۔ گھر کے کام کے لیے یہ سورت خوش خط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن فرداً فرداً ہر طالبِ علم کو بلا کر یہ سورت سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طلبہ کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھیے۔ اچھّی تلاوت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کے نام تختۂ نرم پر لگائیے۔
- خوش الحان طلبہ سے اسمبلی میں قرأت کروائیے۔
- گھوڑا ایک تیز رفتار، پھرتیلا اور وفادار جانور ہے۔ قدیم زمانے میں اس کی تربیّت کرکے اس کو جنگی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ گھوڑا آج بھی کارآمد ہے۔ طلبہ کو اس کی اقسام، اعلیٰ معیار کے گھوڑوں کی پہچان، چال (دلکی چال، جست لگانا وغیرہ) اور تربیّت کے مراحل اور قدیم و جدید زمانے میں اس کی افادیت پر معلومات فراہم کرنے کے لیے انٹرنیٹ اور لائبریری سے مدد لی جا سکتی ہے۔
- ”عقیدۂ آخرت پر پختہ ایمان کے انسانی زندگیوں پر اثرات“ کے عنوان سے طلبہ کے درمیان ایک مذاکرے کا اہتمام کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

سورۃ العادیات مع ترجمہ	طلبہ کا کام	اس سورت میں آنے والے تجوید کے قواعد

سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَۃ

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ایک طرف جہنم کی آگ کا منظر اور دوسری طرف جنّت کی نعمتوں کے مناظر ہوں
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۳

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتایا جائے کہ سورۃ القارعہ مکّی سورت ہے، جو گیارہ آیات اور ایک رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سورت میں قیامت کی تباہ کاریوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السّلام صور پھونکیں گے تو یکایک یہ دنیا تباہ و برباد ہوجائے گی۔ اس دن انسان پتنگوں کی طرح بکھرے ہوں گے اور پہاڑ، جو زمین پر سختی سے جمے ہوئے نظر آتے ہیں، اس دن روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں تیر رہے ہوں گے۔ قیامت کے بعد پھر روزِ حشر کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ جب میزانِ عمل قائم ہوگا اور لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے تو جس کے نیک اعمال بُرے اعمال کے مقابلے میں زیادہ ہوں گے وہ اپنی دل پسند زندگی میں ہو گا اور جنّت کی نعمتوں کا مستحق ہو گا، مگر وہ بدنصیب، جس کے بُرے اعمال تول میں بھاری ہوں گے، اس کا ٹھکانا دہکتی ہوئی آگ ہوگی اور جہنم کا عذاب اس کا منتظر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس منظر کشی کے ذریعے اپنے بندوں کو خبردار کر رہا ہے کہ وہ اس دنیا کو ہمیشہ رہنے کی جگہ نہ سمجھیں، اس کی رنگینیوں اور عیش و عشرت میں مگن نہ ہوجائیں، مال و دولت کی حرص اور دوسروں پر ظلم و زیادتی کرکے اپنا ٹھکانا دوزخ میں نہ بنالیں، بلکہ ہر لمحہ یہ حقیقت ذہن میں رکھیں کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہی اللہ کے بے شمار رحم وکرم کے مستحق ہوں گے۔

معانی و مطالب

طلبہ کو الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا سورت کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیے اور انھیں تختۂ تحریر پر معانی کے ساتھ لکھتے جایئے۔ مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلۡقَارِعَۃُ	کھڑ کھڑانے والی	خَفَّتۡ	ہلکے ہوئے	هَاوِيَةٌ	دہکتی ہوئی آگ

حفظ

حفظ کروانے کے لیے اساتذہ ہر آیت تجوید کے قواعد ملحوظ رکھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھیں، طلبہ ان کی پیروی میں پڑھیں۔ آیات

بار بار پڑھائی جائیں، گروہ کی شکل میں بھی اور فرداً فرداً بھی۔ تجوید کی اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروائی جائیں۔

مخارج کی صحیح ادائی کروائی جائے۔مثلاً: 'ق' کا مخرج بتایا جائے کہ جب زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف نرم گوشت سے ٹکراتی ہے تو 'ق' ادا ہوتا ہے۔ 'ق' کو 'ک' کہنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔مثلاً: 'قلب' کا مطلب ہے 'دل' اور اگر اسے 'کلب' پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں 'کتا'۔ اسی طرح 'ع' اور 'ا' کی ادائی میں فرق سمجھائیں، 'ع' کو الف کی طرح پڑھیں گے تو بھی معنی بدل جائیں گے۔مثلاً: 'عامر' کے معنی ہیں آباد کرنے والا اور اگر اسے 'آمر' پڑھیں گے تو اس کے معنی ہیں حکم دینے والا۔ یوں ہی دیگر قواعد بھی سمجھایئے۔مثلاً: مَنۡ خَفَّتۡ میں نون ساکن کی آواز ناک میں نہیں چھپائیں گے بلکہ اظہار کریں گے کیونکہ نون ساکن کے بعد حرفِ حلقی 'خ' آرہا ہے، فَاُمُّهٗ میں 'م' کی آواز غنہ کے ساتھ ادا ہوگی، كَالۡفَرَاشِ میں 'را' موٹا پڑھیں گے۔ 'ھ' افقی حلق سے ادا ہو گا جبکہ 'ح' وسط حلق سے وغیرہ وغیرہ۔ ان دونوں کی ادائی میں بھی فرق نہ کیا جائے تو معنی بدل جاتے ہیں: جیسے، اَلۡحَمۡدُ کا معنی ہے تمام کی تمام تعریف اور اَلۡھَمۡدُ پڑھیں گے تو اس کے معنی ہوں گے پرانا، بوسیدہ، بنجر، وغیرہ۔

تلفّظ دُرست کروانے کے بعد طلبہ بار بار سورت دہرائیں یہاں تک کہ وہ انھیں زبانی یاد ہوجائے، پھر اگلے دن ہر طالبِ علم کو بلا کر تمام طلبہ کے سامنے تلاوت کروائی جائے۔

مجوزہ سر گرمیاں

- جنّت کے حصول اور دوزخ سے بچنے کے لیے طلبہ میں باہمی مباحثہ کروایئے۔
- طلبہ اپنی کاپیوں پر دو کالم بنائیں جس میں ایک طرف جنّت میں لے جانے والے اور دوسری طرف دوزخ میں لے جانے والے کاموں کی فہرست ہو۔
- جنّت کا حصول کیسے ممکن ہے؟ فلو چارٹ مکمل کیجیے۔

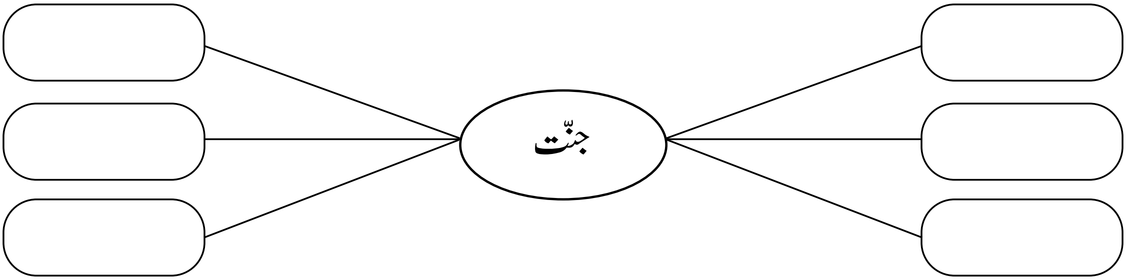

- طلبہ ترازو کا ماڈل بنائیں جس کے ایک پلڑے پر نیکی اور دوسرے پلڑے پر بدی لکھا ہوا ہو۔ نیکی کا پلڑا جھکتا ہو جبکہ بدی کا پلڑا اوپر اٹھا ہوا دکھایا جائے۔
- قرآن و حدیث میں جنّت اور دوزخ کے بیان کردہ مناظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے تصاویر بنوایئے۔

تحقیقی کام

- قرآنِ مجید سے جنّت اور دوزخ سے متعلق آیات تلاش کرکے مع ترجمہ لکھیں اور تختۂ نرم پر لگائیں۔

- جنّت اور دوزخ سے متعلق احادیث تحقیق کر کے لکھیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

سورۃ القارعہ مع ترجمہ	جنّت اور دوزخ سے متعلق آیات مع ترجمہ	نیکی اور بدی کے پلڑوں پر مشتمل میزان (ترازو) کی تصویر
طلبہ کی تحاریر	طلبہ کی بنائی ہوئی تصاویر	

سُوْرَۃُ التَّکَاثُر

امدادی اشیا

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- خوش الحان قاری کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ٦، صفحہ ۴

طریقۂ تدریس

سورۃ التکاثر مکّی سورت ہے۔ یہ آٹھ آیات اور ایک رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سورت میں دنیا کی محبّت، ناجائز طریقوں سے مال ودولت اکٹھا کرنے، مال و اولاد اور حسب و نسب پر فخر کرنے کے برے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ تکاثر سے مراد مال ودولت کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرنا اور جن مصارف پر خرچ کرنا فرض ہے ان پر خرچ نہ کرنا ہے۔ آدمی کا دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے کی حرص میں لگے رہنا اور مال و دولت کی محبّت میں آخرت سے غافل ہو جانا سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”ابنِ آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں اس کا حصّہ

صرف اتنا ہے جس کو اس نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقے کی صورت میں آگے بھیج دیا۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ تو ہاتھ سے نکل جانے والا ہے اور لوگوں کے لیے (ورثہ) ترکہ ہے۔" (مسند احمد)

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ بقدرِ ضرورت مال و دولت حاصل کرنے کی جدوجہد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے۔ ایک دوسرے سے بازی لے جانے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دولت حاصل کرنے کی خواہش نہ کرے ورنہ یہ حرص و ہوس آخرت سے غافل کر دینے اور موت تک پیچھا نہ چھوڑنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس اور موت کے آتے ہی سب کچھ دنیا میں چھوڑ جانے کا خیال ہی ہمیں اس ہوس سے نجات دلا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کرے گا کہ انھیں کہاں سے حاصل کیا، کہاں خرچ کیا اور نعمتوں کو پا کر شکر گزاری سے کام لیا یا ناشکری کی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے:

(i) اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی؟

(ii) جوانی کہاں گزاری؟

(iii) مال کس طریقے سے کمایا؟

(iv) مال کہاں خرچ کیا؟

(v) جو کچھ سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی، ابواب القیامت)

- سورۃ التکاثر کی تلاوت کی فضیلت بھی بیان کیجیے۔

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق سورۃ التکاثر کی تلاوت ایک ہزار آیات کے پڑھنے کے برابر ہے۔ (بیہقی)

معانی و مطالب

طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر الفاظ معانی کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلۡهٰكُمُ	تمھیں غفلت میں رکھا	التَّكَاثُرُ	بہتات کی حرص، بہت سا مال جمع کرنا	الۡمَقَابِرَ	قبریں
سَوۡفَ	عنقریب	تَعۡلَمُوۡنَ	تم جان لو گے	لَتَرَوُنَّ	تم ضرور بالضرور دیکھو گے
الۡجَحِيۡمَ	دوزخ				

تجوید کے قواعد کو مدِنظر رکھتے ہوئے سورت کی بلند آواز میں تلاوت کی جائے۔ طلبہ سے ایک ایک آیت پڑھوائی جائے۔ مخارج کی ادائی اور دیگر قواعد تجوید کی وضاحت تختۂ تحریر پر کی جائے۔مثلاً: التَّكَاثُرُ میں "ت" اور "ث" کی ادائی "ر" کو پُر یعنی موٹا پڑھنا، "حَتّٰى" میں "ح" اور "ھ" کا فرق اور ادائی کا طریقہ، "الْمَقَابِرَ" میں الف مدّہ کا قاعدہ، "سَوْفَ" میں حروف لین کو پڑھنے کا طریقہ (واوٴ لین کو نرمی سے پڑھا جائے گا)، "تَعْلَمُوْنَ" میں "مدِ عارض" کا قاعدہ، "لَتَرَوُنَّ" میں نون مشدد کو غنہ کرنا، "ثُمَّ" میں "م مشدد" کو غنہ کرنا وغیرہ۔خوش الحان قاری کی آواز میں اس سورت کی تلاوت سنوائی جائے۔

- طلبہ کو بار بار پڑھتے رہنے کے لیے کہا جائے، یہاں تک کہ سورت انھیں زبانی یاد ہو جائے۔یہ سورت خوش خط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔ اگلے دن فرداً فرداً سنی جائے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طلبہ کے دو گروہ بنا کر اُن کے درمیان قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔ اچّھی قرأت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
طلبہ کے درمیان مباحثہ کروایئے کہ مال و دولت اور دنیاوی آسائشات کے حصول کی حرص ہمیں کس طرح اُخروی اور ابدی آسائشات سے محروم کر دینے والی ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے تحت مذاکرہ کروایئے کہ دنیا کے لیے ہمیں اتنی ہی جدوجہد کرنی چاہیے جتنا ہمیں دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لیے اتنی ہی کوشش کرنی چاہیے جتنا ہمیں آخرت میں رہنا ہے۔

تختۂ نزم کی تجاویز

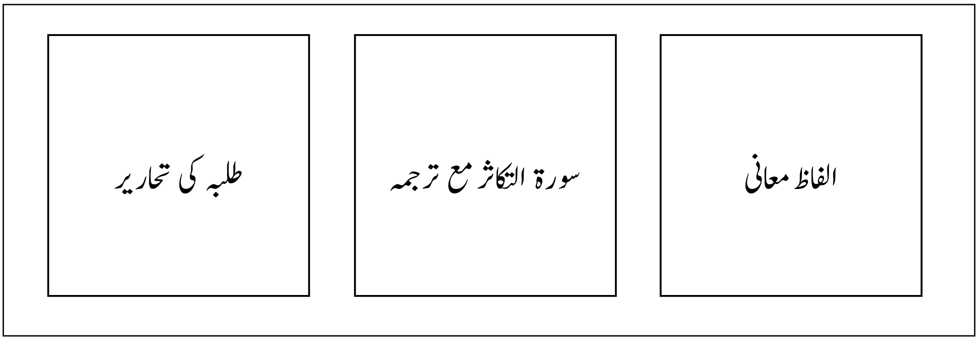

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

امدادی اشیا

- امدادی اشیا۔ملٹی میڈیا

- کمپیوٹر/لیپ ٹاپ، پروجیکٹر/تختۂ تحریر
- الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز
- سورت کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۴

طریقۂ تدریس

طلبہ کو سورت حفظ کروانے سے پہلے بتایا جائے کہ یہ سورت مکّہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے یہ سورت قرآن مجید کی تعلیمات کا مختصر اور جامع مجموعہ ہے اگر صرف اسی سورت کو پڑھ کر اس پر عمل کرلیا جائے تو یہ دنیا و آخرت کی فلاح اور درستی کے لیے کافی ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر فرمایا کہ تمام انسان خسارے میں ہیں اور اس خسارے سے صرف وہ ہی لوگ بچے ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوّت و رسالت اور حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، ملائکہ، آسمانی کتب، اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عقل و شعور سے کام لیتے ہیں اور اپنی زندگی بے کار مشاغل میں رائیگاں نہیں جانے دیتے بلکہ اعمالِ صالحہ کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی ایمان اور عمل صالح کی نصیحت کرتے رہتے ہیں اور حق کی پیروی میں جو تکالیف و مشکلات پیش آتی ہیں ان کو صبروتحمل سے برداشت کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اس سورت کی تعلیمات اور اس کی اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب آپس میں ملاقات کرتے تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت تک جدا نہ ہوتے تھے جب تک وہ ایک دوسرے کو سورۃ العصر نہ سنا لیتے۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم اس سورت کے پیغام کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنے شب و روز گزاریں تاکہ دنیا و آخرت کے خسارے سے بچ سکیں۔

معانی و مطالب

طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا پروجیکٹر/تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَالْعَصْرِ	زمانے کی قسم	خُسْرٍ	خسارہ۔ نقصان	اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے
عَمِلُوا	انھوں نے عمل کیا	وَتَوَاصَوْا	انھوں نے ایک دوسرے کو وصیّت کی		

اس کے بعد سورت کا ترجمہ بتایا جائے پھر تجوید کے قواعد کے ساتھ بلند آواز میں سورت کی تلاوت کی جائے، طلبہ کو ایک ایک آیت پڑھوائی جائے، حروفِ مستعلیہ ص، خ، ق اور حروفِ حلقی ع، ح، خ کھڑی حرکت وغیرہ کی ادائی دُرست کروائی جائے۔ خوش الحان قاری کی آڈیو/ویڈیو کے ذریعے سورت کی تلاوت سنوائی جائے۔ سورت خوش خط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دی جائے۔ اگلے دن تمام طلبہ سے سورت باری باری سنی جائے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- انسان خسارے میں کیوں ہے؟ اس خسارے سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ طلبہ انفرادی طور پر اظہار رائے کریں۔
- سورۃ العصر میں موجود چار نکات ایمان، عمل صالح، حق بات کی نصیحت اور صبر کی تلقین پر ایک مذاکرے کا اہتمام کیجیے۔
- تجوید کے قواعد سے متعلق ذہنی آزمائش کا پروگرام منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

سورۃ العصر کا مطلب

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی بزرگ کا قول بیان کیا کہ میں نے سورۃ العصر کا مطلب ایک برف بیچنے والے سے سمجھا جو بازار میں آوازیں لگا رہا تھا کہ ''اس شخص پر رحم کرو جس کا سرمایہ پگھل پگھل کر ضائع ہو رہاہے۔ اس کا سرمایہ گُھلا جا رہا ہے۔'' گویا انسان کو جو مدّتِ عمر دی گئی ہے وہ اس برف کی مانند ہے جو تیزی سے گُھل رہی ہے اگر اسے غلط کاریوں میں صرف کیا تو دراصل یہ انسان کا خسارہ ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

گھڑیال کی تصویر:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

سُوْرَةُ الْهُمَزَة

امدادی اشیا

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۴

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایا جائے کہ سورۃ الھمزۃ مکّی سورت ہے اس میں نو آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں ان اخلاقی برائیوں

کا ذکر کیا گیا ہے جو انسان کو آخرت میں ہولناک انجام سے دوچار کرنے والی ہیں۔ بظاہر ہلکے نظر آنے والے یہ گناہ نتائج کے لحاظ سے انتہائی بھیانک ہیں۔ ان کے دنیاوی واخروی نقصانات ہلاک کرنے والے ہیں۔ کسی کو برا بھلا کہنا، طعن و تشنیع کرنا، عیوب بیان کرنا، تحقیر و تذلیل کرنا، لوگوں کے بُرے نام رکھنا، ان میں آپس میں پھوٹ ڈلوانا، یہ سب کام آپس کے تعلقات کو خراب کرنے والے اور اتحاد اتفاق اور بھائی چارے کو پارہ پارہ کردینے والے ہیں جن کی سزا جہنم کی ہولناک آگ کے سوا کچھ نہیں۔
یہ برائیاں کن لوگوں میں پائی جاتی ہیں اس کی وضاحت بھی اس سورت میں کردی گئی ہے کہ مال دار لوگ جو اپنی دولت کے گھمنڈ میں لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور سامنے اور پیٹھ پیچھے ان کو ایذا دیتے ہیں، اپنا مال نہ خود پر خرچ کرتے ہیں نہ دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچاتے ہیں، اسے گن گن کر رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مال ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا، ایسے بخیلوں اور لالچی لوگوں کو ان کی عیب جوئی اور طعنہ زنی کے سبب دوزخ کی آگ میں بے وقعت اور حقیر چیز کی طرح پھینک دیا جائے گا جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کو سمجھتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی ان قبیح برائیوں کی شدید الفاظ میں مذمت فرمائی ہے، چنانچہ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں اور آپس میں دوستی کرنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈلواتے ہیں اور بے گناہ لوگوں کی عیب جوئی کرتے ہیں۔" (مشکوٰۃ) مزید فرمایا "چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہو گا۔" (بخاری: کتاب الادب)
پس ہمیں چاہیے کہ ان بُری عادات سے بچیں تاکہ ہمارے آپس کے تعلقات اچھے رہیں اور آخرت میں ہمیں سخت عذاب کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔

معانی و مطالب

اس سورت کو حفظ کرانے سے پہلے طلبہ کو اس کے لفظی معانی سے آگاہ کیجیے۔ الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھایئے یا تختۂ تحریر پر وضاحت کیجیے۔مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَيْلٌ	خرابی، ہلاکت، بربادی	هُمَزَةٍ	طعنہ دینے والا	لُّمَزَةِ	چغل خوری کرنے والا
عَدَّدَ	اس نے شمار کیا، اس نے گنا	يَحْسَبُ	وہ خیال کرتا ہے، وہ گمان کرتا ہے	نَارُ	آگ
الْمُوْقَدَةُ	بھڑکائی ہوئی	الْاَفْـِٕدَةِ	دل (جمع)	عَمَدٍ	ستون
مُّمَدَّدَةٍ	لمبے لمبے				

حفظ

حفظ کے لیے سورۃ الھمزۃ کی تلاوت تجوید کے قواعد کو مدِنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔ پوری سورت پڑھ کر طلبہ کو سنایئے۔ پھر ایک ایک آیت پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ تجوید کی اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروائی جائیں۔مثلاً:

"هُمَزَةٍ" میں 'ہ' اور 'ح' کا فرق سمجھایئے۔"هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ" میں ادغام بلا غنہ کا قاعدہ سمجھایئے۔ 'اَدْرٰىكَ' میں دال پر قلقلہ کروایئے۔'تَطَّلِعُ' میں 'ت' اور 'ط' کا مخرج واضح کیجیے۔ 'ت' کو باریک اور 'ط' کو پُر پڑھایئے۔'اِنَّهَا' کے ن میں غنہ کروایئے۔ 'ء' اور 'ع' کے مخرج کو واضح کیجیے۔ اس سورت کی تلاوت کی آڈیو طلبہ کو سنوایئے۔ نیز طلبہ سے باری باری یہ سورت پڑھوایئے۔اورمزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔اگلے دن تمام طلبہ سے باری باری یہ سورت سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- درج ذیل رذائلِ اخلاق پر نوٹ لکھوایئے: چغل خوری، عیب جوئی، حُبِّ مال
- جماعت میں اس سورت کی قرأت کا مقابلہ رکھوایئے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

الفاظ معانی	سورۃ الھمزۃ مع ترجمہ خوش خط لکھی ہوئی	طلبہ کا کام/طلبہ کی تحاریر

رذائلِ اخلاق کی فہرست جن سے بچنا ضروری ہے:

جھوٹ	چوری	غیبت	وعدہ خلافی	بہتان	خیانت
تمسخر	فضول خرچی	تکبر	فتنہ	رشوت	فساد
سود	ظلم	دھوکا دہی			

تجسس، جھوٹ، چغلی، بہتان، غیبت اور تمسخر سے بچنے کا حکم

- سورۃ الحج، آیت: ۳۰
- سورۃ الحجرات، آیت: ۱۱۔۱۲
- سورۃ النساء، آیت: ۱۱۲
- سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۸

حفظ و ترجمہ

حضرت آدم علیہ السّلام کی دُعا

(سورۃ الاعراف: ۲۳)

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

طلبہ کو اس دُعا کے پس منظر سے آگاہ کرتے ہوئے بتایئے کہ حضرت آدم علیہ السّلام اور ان کی زوجہ بی بی حوا جنّت میں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک درخت کے پھل کے علاوہ جنّت کی تمام نعمتیں کھانے کی اجازت دے رکھی تھی، لیکن شیطان نے ان دونوں کو ورغلاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ برقرار رہنے والی زندگی نہ حاصل کرلو۔ وہ ان کے سامنے قسمیں کھا کھا کر انھیں یقین دلانے لگا کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے اور دھو کے سے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مائل کرلیا اور ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی کہ ”کیا میں نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے نہیں روکا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے!“

اب حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے کہنے لگے: ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہوجائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں سے۔“ (سورۃ الاعراف: ۲۳)

معافی کے ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالی نے انھیں معاف فرما دیا۔ پس ہمیں بھی چاہیے کہ ہم شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچیں اور اگر کسی وقت شیطان کے بہکاوے میں آکر کچھ غلطی کر بیٹھیں تو فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے خواستگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ہمیں دونوں جہاں کی فلاح و کامرانی نصیب فرمائے۔ آمین!

معانی و مطالب

طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں اور تختۂ تحریر پر بھی ان کی وضاحت کی جائے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ظَلَمۡنَآ	ہم نے ظلم کیا	اَنۡفُسَنَا	اپنی جانوں پر	وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا	اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا	الۡخٰسِرِیۡنَ	خسارہ پانے والے

کتاب سے با محاورہ ترجمہ پڑھیے اور سمجھائیے۔

حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا کا یہ قصّہ سورۃ الاعراف میں موجود ہے، طلبہ کو دکھائیے اور تفصیل سے یہ قصّہ سنائیے۔

حفظ

یہ دُعا حفظ کرانے کے لیے بلند آواز سے اس آیت کی تلاوت کیجیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں یہ آیت پڑھیں۔ انھیں بار بار اس آیت کو پڑھوائیے یہاں تک کہ زبانی یاد ہو جائے۔ پھر فرداً فرداً ان سے سینے اور اسے پڑھتے رہنے کی تلقین کیجیے۔

اصحابِ کہف کی دُعا

(سورۃ الکہف: ۱۰)

امدادی اشیا

- چارٹ پر دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

یہ دُعا سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۰ سے لی گئی ہے۔ کہف کے معنی غار کے ہیں چونکہ اس سورت میں اصحابِ کہف کا ذکر ہوا ہے لہٰذا اسے سورۃ الکہف کا نام دیا گیا۔ سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھنے اور یاد کرنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو ان آیات کو جمعے کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم) اور پوری سورت کی تلاوت کے بارے میں فرمایا کہ ”جو اس کی تلاوت جمعہ کے دن کرے گا تو آئندہ جمعے تک اس کے لیے خاص نور پیدا کر دیا جائے گا۔“ (ترمذی، کتاب فضائل قرآن)

سبق میں شامل اس دُعا کا پس منظر حافظ ابنِ کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ایک رومی بادشاہ جس کا نام دقیانوس تھا (۲۰۱ تا ۲۱۵ء) وہ لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ اسی دور کے چند نوجوانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ عبادت

کے لائق تو صرف ایک معبود ہے۔ وہ معبود جس نے زمین و آسمان تخلیق کیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ نوجوان اسی عقیدے کے تحت الگ تھلگ جگہ پر عبادت میں مصروف رہنے لگے۔ جب ان کے عقیدۂ توحید کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوا تو انھوں نے بادشاہ تک یہ خبر پہنچا دی۔ بادشاہ نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا اور ان کے عقیدے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بغیر کسی ڈر و خوف کے عقیدۂ توحید کو بیان کر دیا۔ لیکن پھر بادشاہ اور اپنی مشرک قوم کے ظلم وستم سے بچنے اور اپنے دین کو بچانے کے لیے انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی۔ جہاں انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی کہ

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں راہ نمائی مہیا فرما۔ (سورۃ الکھف:۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا کو قبول فرمایا اور ان کی حفاظت کا انتظام کرتے ہوئے ان پر ایک طویل عرصے تک نیند مسلط کر دی۔ اس کے بعد انھیں بیدار کیا تو اس بادشاہ کا دورِ حکومت ختم ہو چکا تھا۔ اب شہنشاہ تھیودوسیس ثانی (۴۰۸ تا ۴۵۰ء) کا دور تھا جس میں عیسائیت عروج پر تھی۔ ان کے بیدار ہونے پر ان کا ایک ساتھی ایک سکّہ لے کر کھانا لینے کے لیے گیا۔ دکاندار یہ سکّہ دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ کئی سو سال پرانا تھا۔ اب حاکمِ وقت تک بھی یہ بات پہنچ گئی۔ یوں سب لوگوں پر یہ بات آشکار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کس طرح موت کے بعد زندگی دے گا اور قیامت میں تمام لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر ان نوجوانوں کو قیامت تک کے لیے موت دے دی اور یہ واقعہ موت کے بعد اٹھائے جانے کی دلیل بن گیا۔

اس دُعا اور اس سے متعلق واقعے میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے دین پر ثابت قدم رہیں اور کٹھن حالات سے نکلنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگیں۔ وہی ہماری حفاظت کرنے والا، ہمیں سیدھا رستہ دکھانے والا، اس پر قائم رکھنے والا اور ہمارے معاملات کی درستی کرنے والا ہے۔

معانی و مطالب

اس دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز طلبہ کو دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَبَّنَآ	اے ہمارے رب	مِنۡ لَّدُنۡكَ	اپنے پاس سے	وَّ	اور
هَيِّئۡ	تو مہیا کر	لَنَا	ہمارے لیے	رَشَدًا	درستی

- اس دُعا کا ترجمہ کتاب سے پڑھائیے اور مزید وضاحت کیجیے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس دُعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبہ سے بار بار پڑھوائیے۔ یہاں تک کہ انھیں دُعا زبانی یاد ہو جائے۔

یہ دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔

چھے کلماتِ طیّبات

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ان کلماتِ طیّبات کی فضیلت و اہمیت درج ہو۔
- چارٹ جس پر چھے کلماتِ طیّبات مع ترجمہ خوش خط تحریر ہوں۔
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختہ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

طلبہ کو چھے کلماتِ طیّبات حفظ کرانے سے قبل ان کلمات کی حقیقت بتایئے کہ یہ اذکارِ الٰہیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا سب سے بڑی عبادت ہے۔ پھر ان کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ کیجیے انھیں بتایئے کہ پہلا کلمہ اور دوسرا کلمہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے پہلا اہم اور بنیادی رکن ہے۔ پہلا اور دوسرا کلمہ توحید کا اعلان ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی اور رسول ہونے کی گواہی ہے جسے پڑھ کر ایک غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے، اسلام کی دولت سے مالا مال ہوجاتا ہے اور کفروشرک سے نجات پاجاتاہے۔ ان کلمات کو پڑھنے سے ایک مسلمان اس اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت، اطاعت و فرماں برداری کا اعلان کرتا ہے جو وحدہ لاشریک ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کےفرمان کے مطابق تمام اذکار میں افضل ذکر لاالٰہ الااللہ اور تمام دُعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔ حدیث کے مطابق کلمہ طیّبہ اور کلمہ شہادت پڑھتے رہنے سے ایمان کی تجدید ہوتی رہتی ہے اور قیامت میں یہ کلمات نیک نامۂ اعمال کے پلڑے کو وزنی بنا دیں گے، ان کلمات کو پڑھتے رہنے کا ثواب اور اجر بہت زیادہ ہے۔

تیسرے اور چوتھے کلمے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، کبریائی، حمد، ثناء اور صفات کا ذکر ہے۔ ان کلمات کی فضیلت اور اجر و ثواب بھی بہت زیادہ ہے جو احادیث سے ثابت ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار ہے یعنی اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا، توبہ و استغفار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اس کلمے کو کثرت سے پڑھتے رہنا اور اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنا نجات کا باعث ہے۔

چھٹے کلمے میں کفروشرک اور دیگر اخلاقی برائیوں مثلاً: جھوٹ، غیبت، بدعت، چغلی، بے حیائی، تہمت اور ہرقسم کی نافرمانیوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کلمے کو پڑھتے رہنے سے ہمیں یہ ترغیب ملتی ہے کہ ہم ان برائیوں سے بچنے کے لیے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم فضائل و برکات سے بھرپور کلماتِ طیّبات جو بہترین اذکار الٰہی بھی ہیں، کاورد اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔

نوٹ (حفظ و ترجمہ کا نصاب پورے سال پر تقسیم کرکے تھوڑا تھوڑا یاد کروایئے)

معانی و مطالب

طلبہ کو ان کلمات کے الفاظ کے معانی و مطالب سمجھائے جائیں۔ تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے۔مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِلٰہَ	معبود	اَشْھَدُ	میں گواہی دیتا ہوں/دیتی ہوں	وَحْدَہٗ	وہ اکیلا ہے
اَلْحَمْدُ	تمام تعریف	اَکْبَرُ	سب سے بڑا	اَلْمُلْکُ	بادشاہی
یُحْیِیْ	وہ زندہ کرتا ہے	وَیُمِیْتُ	وہ موت دیتا ہے	قَدِیْرٌ	قدرت رکھنے والا
ذَنْبٍ	گناہ	عَمَدًا	جان بوجھ کر	سَتَّارُ	پردہ پوشی کرنے والا
اَعُوْذُ	میں پناہ طلب کرتا ہوں/کرتی ہوں	النَّمِیْمَۃِ	چغلی		

ان کلماتِ طیّبات کا ترجمہ اور مفہوم سمجھائیے۔ حفظ کروانے کے لیے کلماتِ طیّبات کو تجوید کے قواعد کے تحت بلند آواز میں پڑھیے طلبہ آپ کی پیروی میں دہرائیں۔فرداً فرداً جوڑی کی صورت میں اور گروہ کی صورت میں یاد کروائیے اور باری باری سنیے اور پڑھتے رہنے کی تاکید کیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- کلماتِ طیّبات سننے کا مقابلہ رکھوائیے۔
- کلماتِ طیّبات مع ترجمہ خوش خط لکھنے کے لیے دیجیے اور عمدہ کام کو تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

کلماتِ طیّبات کی فضیلت اور اہمیت	کلماتِ طیّبات مع ترجمہ خوش خط تحریر ہوں	اصحابِ کہف کا قصّہ	حضرت آدم علیہ السّلام کا قصّہ

احادیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر منتخب احادیث مع ترجمہ تحریر ہوں
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر۔ تختۂ نرم
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۷۔۸

طریقۂ تدریس

نوٹ: منتخب احادیث کے نصاب کو پورے سال پر تقسیم کرکے پڑھایا جائے۔

احادیث مبارکہ پڑھانے سے قبل طلبہ کو بتائیے کہ حدیث کے کیا معانی ہیں، اس کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اور اس کی کیا فضیلت واہمیت ہے؟

حدیث کے لفظی معانی بات چیت اور گفتگو کے ہیں جبکہ شریعت کی اصطلاح میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ، آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عمل اور کسی معاملے پر خاموشی اختیار کرنا حدیث کہلاتا ہے چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے الفاظ مبارکہ کو حدیث قولی کہتے ہیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ایک ایک عمل کو حدیث فعلی کہا جاتا ہے اسی طرح جن معاملات پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی وہ حدیث تقریری ہے۔حدیث اسلامی احکام کا دوسرا اہم ترین ماٰخذ ہے:

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات وحی ہوتی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں ارشاد فرمایا:

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔

اس لیے جس طرح قرآن مجید وحی ہے اسی طرح حدیث بھی وحی ہے فرق صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں ہوتی۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے الفاظ مبارکہ اور اعمال کو اپنی یادداشت میں محفوظ رکھا اور ان پر عمل پیرا رہے۔ بعد میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے احادیث کے مجموعے مرتب کیے۔ احادیث پر عمل کرنا اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور اطاعت رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے، احادیث پر خود بھی عمل کرنا چاہیے اور ان کو دوسروں تک بھی پہنچانا چاہیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم اور شاداب رکھے گا جس نے کوئی حدیث سنی، پھر اسے حفظ کیا اور یاد رکھا تاکہ دوسروں تک پہنچائے۔ (سنن ابی داوٗد: ۳۶۶۰)

حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنے پر بڑی وعید آئی ہے۔ حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق جو کوئی کسی جھوٹی بات کو گھڑ کر حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب کر کے دوسروں تک پہنچائے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔ یعنی اگر کوئی شخص کوئی بات اپنے پاس سے گھڑ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب کرے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو گا اور اس کی سزا جہنم کے سوا کچھ نہیں۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔

احادیثِ نبوی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نصاب پورے سال پر تقسیم کر کے پڑھائیے۔

حدیث نمبر ۱

ترجمہ: سچّائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے

حدیث پڑھانے سے قبل تختۂ تحریر پر لکھیے اور تجوید کے قواعد کے تحت بلند آواز میں پڑھیے۔ طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائیے یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کیجیے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الصِّدْقَ	سچّائی	الْبِرِّ	نیکی	یَهْدِیْ	وہ ہدایت دیتا ہے/ وہ راستہ دکھاتا ہے

طلبہ کو حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بتائیے اور سمجھائیے اس میں موجود تعلیمات کا احاطہ کیجیے مثلاً: صدق یا سچّائی حق بات کو کہتے ہیں اللہ فرمائے گا یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ فائدہ دے گا اُن کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ المائدہ : ۱۱۹)

اس لیے اللہ تعالیٰ نے سچّوں کے ساتھ رہنے اور سچّائی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ بزدل ہوسکتا ہے؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”مومن میں ہر برائی ہوسکتی ہے مگر وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔“

سچّائی انسان کو گمراہ ہونے سے بچاتی ہے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں کی طرف راغب کرتی ہے۔ اور یہ نیکیاں بالآخر انسان کو جنّت میں لے جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔ جبکہ جھوٹ ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ برائیوں کے راستے کی طرف گامزن کرتا ہے اور یہ برائیاں بالآخر دوزخ میں لے جاتی ہیں۔

روزمرّہ زندگی سے مثالیں دے کر وضاحت کیجیے کہ سچّے آدمی کا ہر کوئی اعتبار کرتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے۔ جبکہ جھوٹے لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا اور کسی بھی معاملے میں ان پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ کاروبار کو بھی اگر سچّائی اور دیانت کے ساتھ چلایا جائے تو

وہ پھلتا پھولتا ہے اور اس میں برکت ہوتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جھوٹی قسمیں کھانے سے مال تو بک جاتا ہے مگر برکت نہیں ہوتی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی گواہی، جھوٹی تعریف اور مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔

سچّائی سے متعلق بچّوں کو کوئی کہانی یا قصّہ سنایئے کہ کسی طرح سچّائی نیکی کے راستے کھولتی ہے مثلاً: شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کا واقعہ کہ کس طرح ان کے سچ بولنے کی وجہ سے ان کی جمع پونجی بھی بچ گئی اور ڈاکو بھی راہ راست پر آ گئے۔ پورا واقعہ تفصیل سے سنایئے۔ طلبہ کو بھی اس موضوع پر کہانیاں اور واقعات سنانے کے لیے کہیے۔ واقعات اور کہانیاں لکھوایئے اور کسی اخبار یا رسالے میں ارسال کیجیے/ تختۂ نرم پر لکھوایئے۔

حدیث نمبر ۲

ترجمہ :ایک شخص نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ !لوگوں میں سے (میری طرف سے) حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں پھر تمھارا باپ پھر جو تمھارا قریبی (رشتہ دار) ہو (پھر جو اس کے بعد) تمھارا قریبی ہو (اسی ترتیب سے حق دار بنیں گے)

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رجل	ایک آدمی	اَحَقُّ	سب سے زیادہ حق دار	اُمُّكِ	تمھاری ماں
اَبُوۡكِ	تمھارا باپ	ثُمَّ	پھر		

اس حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھانے کے بعد طلبہ کو بتایئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس حدیث میں حقوق العباد کی ادائی میں سب سے پہلا درجہ والدین کا رکھا ہے اور والدین میں بھی ماں کا رتبہ بہت بلند ہے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جنّت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائی کے بعد سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کی حق دار وہ خاتون ہے جسے ماں ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں جا بجا اپنے حق کے فوراً بعد والدین کے حقوق کا ذکر کیا ہے اور ان سے حُسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے والدین میں ماں کا مرتبہ بلند ہے اس لیے کہ وہ بچّے کی پیدائش سے لے کر اسے پروان چڑھانے تک مختلف مشکل اور دشوار مراحل سے گزرتی ہے۔ وہ ایثار و قربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ خود تکلیف میں رہتی ہے اور اپنے بچّے کے لیے راحت کا سامنا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو کندھے پر بٹھا کر حج کروایا ہے تو کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''تم نے اس ایک رات کا بھی حق ادا نہیں کیا جس میں تمھاری ماں تمھارے لیے جاگی۔''

حقوق کی ادائی میں دوسرے نمبر پر جو رشتہ حُسنِ سلوک کا مستحق ہے وہ باپ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''باپ جنّت کا دروازہ ہے۔''

مزید فرمایا رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ (جامع ترمذی: ۱۹۰۰)

ماں کی طرح باپ بھی اپنے بچّوں کے لیے ایثار و قربانی کا پیکر ہے جو اپنے بچّوں کی پرورش اور تربیّت کے لیے دن رات محنت کرتا ہے۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خوشی خوشی ہر قسم کے مصائب کا سامنا کرتا ہے۔ انھیں سکون، خوشی اور تسکین پہنچانے کے لیے جدوجہد کرتا رہتا ہے۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم والدین کی خدمت کریں، ان کا ادب کریں اور ان کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہیں۔

والدین کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں یعنی بہن بھائیوں کے ساتھ پیار محبّت، خلوص، ایثار اور قربانی کا معاملہ کریں ان کے حقوق کی ادائی کا خاص خیال رکھیں ان سے تعلقات کو جوڑے رکھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق بڑا بھائی باپ کی جگہ اور بڑی بہن ماں کی جگہ ہے۔ اسی طرح باقی رشتہ داروں کے حقوق کی ادائی کا خیال رکھیں۔ میل جول کے ساتھ ساتھ اگر کسی معاملے میں انھیں مدد درکار ہو تو ضرور آگے بڑھ کر ان کی ضرورت کو پورا کریں۔

حدیث نمبر ۳

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال اس لبالب جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ہو، وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو (صحیح مسلم: ۱۵۲۳)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ اس کے معانی و مطالب سمجھائیے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الصَّلَوَات	نمازیں	الْخَمْسِ	پانچ	أَحَدِكُمْ	تم میں سے کسی ایک کے
كُلَّ يَوْمٍ	ہر روز	خَمْسَ مَرَّاتٍ	پانچ مرتبہ		

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ اس میں موجود تعلیمات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے،یعنی اس حدیث میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ پانچ مرتبہ نماز پڑھنے سے آدمی گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے گھر کے سامنے موجود بہتی ہوئی نہر کے پانی سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو اتنی کثرت سے غسل کرنے سے اس کے بدن پر میل کچیل کا رہنا ناممکن ہے بالکل اسی طرح پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے بعد اس کے گناہوں کا باقی رہنا بھی ممکن نہیں ہے، گویا نماز گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ نماز کی فضیلت و اہمیت سے متعلق مزید آیات واحادیث بیان کیجیے مثلاً: نماز بندے کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''جب کوئی شخص اچھی طرح

وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری : ۱۷۰) نماز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرانہ ہے، طلبہ پر نماز کی فرضیت اجاگر کیجیے۔ نماز نہ پڑھنے کے نقصانات سے بھی آگاہ کیجیے۔ بے نمازی اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے غضب کا مستحق ہے۔

حدیث نمبر ۴

ترجمہ: (روز قیامت) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ (دنیا میں) محبّت کرتا رہا۔(صحیح بخاری : ۶۱۶۸)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ الفاظ کے معانی و مطالب تحریر کیجیے۔مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَرْءُ	آدمی	مَعَ	ساتھ
مَنْ	جس سے	اَحَبَّ	محبّت کی

پھر لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھایئے۔ اس حدیث کی وضاحت کے لیے اسی موضوع پر دیگر احادیث بھی سنایئے۔مثلاً: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) قیامت کب ہو گی؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تجھ پر افسوس تونے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے کہا میں نے اور تو کچھ تیاری نہیں کی مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبّت کرتا ہوں۔ تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبّت کرتے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اتنا مسرور نہیں دیکھا جتنا وہ یہ بات سن کر ہوئے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ:۴۷۸۸)
اس حدیث سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ انسان کو اپنی صحبت کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے کس سے محبّت اور اپنائیت کا اظہار کر رہا ہے، اس لیے کہ قیامت میں اس کا ساتھ انھیں لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم نیک لوگوں کے ساتھ چاہت، محبّت اور دوستی رکھیں تاکہ قیامت میں ہمارا ساتھ انھیں لوگوں کے ساتھ ہو۔
ہماری دوستی اور دشمنی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہیے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے۔

حدیث نمبر ۵

ترجمہ: اور (آپس میں) حسد نہ کرو (صحیح بخاری: ۶۰۶۴)

حدیث تختۂ تحریر پر لکھیے اس کے معانی و مطالب سمجھایئے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَ	اور	لَا	نہیں	لَاتَحَاسَدُوا	حسد نہ کرو

طلبہ کو حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مال و دولت علم وفضل، عزت وشہرت اور دیگر نعمتوں میں بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، اگر کوئی شخص یہ سوچے، چاہے یا کوشش کرے کہ دوسرا ان نعمتوں سے محروم ہو جائے یا یہ نعمتیں اس سے چھین لی جائیں تو یہ حسد کہلائے گا جو دین کی نظر میں قابل مذمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو۔'' مزید فرمایا: ''تم لوگوں کے معاملات اس وقت تک دُرست رہیں گے جب تک تم آپس میں حسد نہ کرو۔'' مزید فرمایا ''اپنے معاملات دوسروں سے چھپاؤ ورنہ وہ تم سے حسد کریں گے۔''

اسلام نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خیر خواہ ہوتا ہے۔حسد جیسی قبیح عادت آپس کے تعلقات میں دراڑ ڈالتی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

چنانچہ اس بری عادت سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ اور دوسروں کے حسد کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود سورۃ الفلق میں سکھایا ہے کہ حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ (سورۃ الفلق : ۵)

حدیث نمبر ۶

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (صحیح بخاری:۱۴)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے اس کے معانی و مطالب سمجھائیے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا یُؤْمِنُ	کوئی ایمان دار نہیں ہوسکتا	أَحَدُکُمْ	تم میں سے کوئی بھی
حَتّٰی	یہاں تک کہ	أَکُونَ	میں ہوجاؤں

طلبہ کو حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے اور اس حدیث میں موجود تعلیمات کا احاطہ کیجیے۔ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ حب رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر کوئی مومن نہیں ہوسکتا اور یہ محبّت بھی ایسی

ہونی چاہیے جو تمام دنیاوی محبّتوں پر حاوی ہوجائے۔ ایک اور جگہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مزید وضاحت سے فرمایا کہ ''کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے اہل و عیال، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (صحیح مسلم : ۱۷۸)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چاہت و محبّت سے ہی ایمان کی تکمیل ہو سکتی ہے اس لیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اللہ تعالیٰ کے بعد اس کائنات میں سب سے بلند مرتبہ و مقام ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بدولت ہمیں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کا تعارف نصیب ہوا اور اسلام کی لازوال دولت ملی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہی ہمارے لیے مقصدِ حیات کو واضح کیا، دین اسلام کی اشاعت و ترویج کی خاطر دن رات جدوجہد فرمائی۔ دشمنان اسلام کے ظلم و ایذا رسانیوں پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے دین کو کامل شکل میں انسانیت تک پہنچایا یہ ہی وجہ ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت وعشق ہمارے ایمان کا لازمی جزو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔

حدیث نمبر ۷

ترجمہ: گن گن کر صدقہ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ (سنن نسائی : ۲۵۵۰)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ تجوید کے قواعد کے تحت بلند آواز میں پڑھیے۔ معانی و مطالب واضح کیجیے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا تُحۡصِیۡ	نہ گنو	فَيُحۡصِيَ	پس وہ گنے گا

طلبہ کو لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ حدیث میں موجود تعلیمات کو واضح کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس نے اپنے بندے کو جو رزق، مال و دولت اور دیگر نعمتیں عطا کی ہیں، بندہ اسے اپنے اوپر بھی خرچ کرے اور دوسروں کے حقوق بھی کھلے دل کے ساتھ ادا کرے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں بے حد و بے حساب عطا فرمائے تو ہمیں بھی دوسروں کی ضرورتوں پر دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔ گن گن کر صدقہ خیرات کرنا، بخل و کنجوسی سے کام لینا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ انفاق کرنے والوں کو کئی گنا زیادہ کر کے لوٹاتا ہے۔سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایک دانے کی سی ہے جس نے اُگائیں سات بالیاں ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ : ۲۶۱)

ہم کم خرچ کریں یا زیادہ، اللہ تعالیٰ ضرور اسے ہماری طرف لوٹا دیتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو چیز تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا

اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ (سورۃ سبا:۳۹)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ سے تجارت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی گئی تجارت میں گھاٹا نہیں ہے۔ لہٰذا دل کھول کر سرمایہ لگایا جائے۔

طلبہ کو بچپن سے ہی انفاق فی سبیل اللہ تعالیٰ کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی ترغیب دلایئے۔ انھیں بتایئے کہ بحیثیت طالب علم آپ اپنے جیب خرچ اور کھانے پینے میں سے کسی ضرورت مند کو دے کر انفاق کا حق ادا کرسکتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو کئی گنا کرکے لوٹائے اور آپ سے راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل کھول کر صدقے خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مجوزہ سرگرمیاں

- مذکورہ تمام احادیث یاد کرنے اور سنانے کا مقابلہ رکھوایئے
- اس کے علاوہ کم از چالیس احادیث یاد کرنے اور سنانے کا مقابلہ رکھوایئے۔
- منتخب احادیث میں موجود اہم نکات مثلاً: صدق، حقوق العباد، نماز، اچھی صحبت، حسد سے گریز، حُبِّ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور انفاق فی سبیل اللہ پر مضامین لکھوایئے، اچھے مضامین کو اسکول میگزین میں اشاعت کے لیے بھجوایئے۔ تختۂ نرم پر لگوایئے۔
- طلبہ کو فلاحی اداروں میں لے جایا جائے، طلبہ وہاں اپنے جیب خرچ سے کچھ رقم عطیہ کریں۔ مذکورہ بالا موضوعات پر تقریری مقابلے کروایئے۔
- احادیث میں موجود مذکورہ بالا نکات سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث لکھوایئے۔ طلبہ سے معلوم کیجیے کہ وہ ان احادیث میں موجود کن کن تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور آئندہ کون کون سی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ مثلاً: سچ بولنے کی عادت: جیسے چھٹی یا ہوم ورک نہ کرنے کے لیے بیماری کا بہانہ بنانے کی بجائے درست عذر پیش کرنا، پوزیشن لینے والے طلبہ سے حسد کرنے کی بجائے خود محنت کرنا۔ پانچ نمازوں کی پابندی کرنا وغیرہ۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کا کام	منتخب احادیث مع ترجمہ	چہل احادیث مع ترجمہ	(تصویر) سچّائی کا راستہ جو سبزہ زار اور باغات کی طرف جا رہا ہے
(تصویر) برائی کا راستہ جو اجاڑ جنگل اور کانٹے دار جھاڑیوں، گھاٹیوں اور دہکتی ہوئی آگ کی طرف جا رہا ہے۔	احادیث کی اہمیت فضیلت اور اقسام	سچّائی کے موضوع پر کہانیاں	

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

دُعائیں (زبانی)

امدادی اشیا

- دُعائیں مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہوں۔
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۹

طریقۂ تدریس

دُعائیں حفظ کرانے سے قبل طلبہ کو دُعاؤں کی فضیلت اور اہمیت سے آگاہ کیجیے، طلبہ کو بتائیے کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔قرآن ومسنون دُعائیں ہر بلا، آفت، مصیبت، مشکل، پریشانی، شیطانی وسوسوں اور برائیوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ ہرموقع پر پڑھی جانے والی دُعاؤں کی وجہ سے ہمارا ہر عمل عبادت بن جاتاہے اور اس کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے جس کام کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور دُعائیں پڑھی جائیں۔ چنانچہ صبح و شام کے اذکار اور دُعائیں یاد الٰہی کے ساتھ ساتھ ہماری نصرت و حمایت اور حفاظت و نگہبانی کا ذریعہ بھی ہیں۔ ان دُعاؤں کی وجہ سے ہمیں احساس رہتا کہ ہماری دست گیری کرنے والا، مصیبت سے ہمیں نجات دلانے والا، ہماری ضرورتوں اور خواہشات کو پورا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہمارے قریب ہے، ہمارے ساتھ ہے وہ ہماری پکار کو سنتا اور اس کو قبول کرتا ہے۔ وہ ہی ہر معاملے میں ہمارا کارساز ہے قرآن ومسنون دُعائیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں جنھیں جبریل امین نے ادا کیا، پھر یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے، اس لیے دیگر دُعاؤں کی نسبت ان دُعاؤں کی تاثیر بہت زیادہ ہے۔ یوں یہ مقبولیت کے زیادہ قریب اور باعث ثواب ہیں اور عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔

ا۔ صبح شام کی دُعا (کتاب صفحہ ۹ ملاحظہ کیجیے)

ترجمہ :اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(سنن ابی داؤد: ۵۰۸۸) دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائیے۔مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلَّذِیۡ	جو	لَا یَضُرُّ	نہیں نقصان پہنچا سکتا	مَعَ	ساتھ
الۡاَرۡضِ	زمین				

دُعا کو بلند آواز سے تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے اور طلبہ کو بار بار پڑھائیے، دُعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ طلبہ کو سمجھائیے۔ صبح شام اس دُعا کو پڑھنے کی تلقین کیجیے۔ اس دُعا کو پڑھنے سے ہم دن رات میں موجود ہر چیز کے شر سے محفوظ ہوجاتے ہیں اس لیے کہ ہم نے اپنی حفاظت کے لیے اس خالق کائنات کی مدد حاصل کی ہے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی شر، کوئی چیز ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

۲۔ عیادت کی دُعا (کتاب صفحہ ۹ ملاحظہ کیجیے)

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دُور فرما دے، شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کہیں شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ (صحیح بخاری: ۵۶۷۵)

دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔

الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَذْهِبِ	تو دور کر دے	الْبَاْسَ	تکلیف کو	اِشْفِ	تو شفا عطا فرما
اَنْتَ	تو ہی ہے	الشَّافِيْ	شفا دے والا	لَایُغَادِرُ	جو باقی نہ چھوڑے
سَقَمًا	بیماری				

دُعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ دُعا طلبہ کو بار بار پڑھوائیے۔ دُعا کے مقصد اور تعلیمات سے آگاہ کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ بیماری و تکلیف بندے کی آزمائش ہے وہ اس کو چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ بیمار کو تسلّی و تشفی دینا مومن کا فرض اور بیمار کا حق ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مومن کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کی جائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب مومن اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو جتنی دیر وہ اس کے پاس رہتا ہے، جنّت کی پھلواریوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ (صحیح مسلم ۶۵۵۱) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مسلم و غیر مسلم سب کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیمار کی پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھتے اور فرماتے: ”فکر کی کوئی بات نہیں، یہ بیماری تو تمھیں گناہوں سے پاک صاف کرنے کے لیے آئی ہے۔“ (بخاری)

اسی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیماری سے شفا پانے اور بیمار کی عیادت کے وقت مزید دُعائیں پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس سلسلے میں اپنی اُمّت کو اور بہت سی دُعائیں سکھائی ہیں۔ مذکورہ دُعا بھی انھیں میں سے ایک ہے۔

ہر ایک نہایت جامع دُعا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بیماری اور آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے اور وہ ہی اس کو دُور کرتا ہے۔ بیماریوں سے شفا دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ چنانچہ بیمار شخص خود بھی یہ دُعا پڑھے اور اس کی عیادت کرنے والا بھی اس کو

تسلی دینے کے ساتھ ساتھ یہ دُعا کرے کہ اے اللہ، اے لوگوں کے رب تو تکلیف کو دور فرما دے۔ شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کہیں شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

بیمار آدمی کا علاج کرانے کے ساتھ ساتھ ان دُعاؤں کا بھی اہتمام کرتے رہنا چاہیے۔ دوا اور دُعا دونوں میں تاثیر اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے۔طلبہ کو بیماریوں سے شفا کی مزید مسنون دُعائیں سکھایئے۔

۳۔مرض سے بچنے کی دُعا (کتاب صفحہ ۹ ملاحظہ کیجیے)

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (سنن ابی داوٗد : ۱۵۵۴)

دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے، الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھایئے یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کیجیے۔مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَعُوْذُبِكَ	میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں	الْجُنُوْنِ	پاگل پن	الْجُذَامِ	کوڑھ
سَیِّءِ	بری	الْاَسْقَامِ	بیماریاں		

طلبہ کو دُعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھایئے۔ دُعا بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت بار بار پڑھیے اور طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔

طلبہ کو بتایئے کہ ہمیں جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں سے بچنے کے لیے بھی بروقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے۔ اس مشینی دور میں انسان بہت سے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے جس سے دماغی خلل واقع ہوسکتا ہے۔ ان نفسیاتی عوارض سے بچاؤ کے لیے بھی دُعاؤں کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے۔صحت و تندرستی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ بیماری ولاچاری کی وجہ سے انسان اپنے معمولات زندگی کو صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتا، وہ ہر معاملے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کماحقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اس لیے صحت کی سلامتی کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیے وہ پاک ذات ہی ہمیں ان بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔طلبہ کو دُعا یاد کروانے کے بعد خوش خط تحریر کرنے کے لیے دیجیے۔اگلے دن فرداً فرداً سنیے۔

اسمائے حسنیٰ

نصاب میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانے سے قبل تختۂ تحریر پر مع معانی لکھیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔طلبہ کو بتایئے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے صفاتی نام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کے ساتھ پکارنے اور دُعا کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور اللہ ہی کے لیے تمام اچھے نام ہیں لہٰذا اسے اِن (ناموں) کے ساتھ پکارو۔ (سورۃ الاعراف : ۱۸۰)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا (شمار کیا) وہ جنّت میں داخل ہو گیا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

اللہ تعالیٰ اپنے ناموں کی صفات کے مطابق اپنے بندوں پر مہربانی اور لطف و کرم کرتا ہے۔ اس کی یہ صفات کائنات میں جا بجا نظر

آتی ہیں۔ وہ الحکم ہے سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے وہ عادل ہے اس کا عدل و انصاف دنیا و آخرت میں جاری ہے، وہ لطیف ہے اپنے بندوں پر بہت لطف و کرم فرمانے والا ہے، وہ الخبیر ہے ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے، پوری کائنات اس کے احاطہ علم میں ہے۔ وہ بہت بردبار اور حلیم ہے، بندوں کی خطاؤں سے صرف نظر کرنے والا ہے۔ وہ العظیم ہے، بہت عظمت و بزرگی والا ہے، وہ الغفور ہے خطاؤں سے درگزر کرنے والا ہے، الشکور ہے، شکر کا بدلہ دینے والا اور نیکیوں کا قدر دان ہے، وہ العلی ہے، وہ ذات بہت بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے اعمال پر نظر رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اور ہمارے کاموں سے واقف ہے۔ گناہ سرزد ہونے کی صورت میں فوراً اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کرنی چاہیے، مایوسی اور ناامیدی سے بچنے کے لیے اس کے ناموں کا ورد کرنا چاہیے۔ ظلم سے نجات کے لیے اسی مہربان رب کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو بہت لطف و کرم کرنے والا اور خوب انصاف کرنے والا ہے۔ اس کی نعمتوں کا ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا چاہیے، اس لیے کہ وہ شکر کا بدلہ دینے والا اور ہماری نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے۔

اسمائے حسنیٰ بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں بار بار ان ناموں کو دہرائیں پھر اگلے دن فرداً فرداً مع ترجمہ ان سے سنیے اور ان اسماء کو پڑھتے رہنے کی تلقین کیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- مسنون دُعائیں مع ترجمہ خوش خط تحریر کر کے جماعت میں آویزاں کیجیے۔
- مسنون دُعائیں سننے کا مقابلہ رکھیے۔ مسنون دُعائیں پڑھنے کو اپنا معمول بنائیے۔
- عبادت کا مفہوم سمجھانے کے لیے ایک خاکہ ترتیب دیجیے، مثلاً: ایک بچہ مریض ہے، دوسرا اس کی عیادت کے لیے گیا ہے، وہ اس کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ مسنون دُعائیں پڑھنے کا بھی اہتمام کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر غور و فکر کرنے کا کہیے۔ ان ناموں کی صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اپنے معمولات کو کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے ناموں کو خوش خط تحریر کرنے کا مقابلہ رکھوائیے۔ عمدہ کام تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔
- اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کو زبانی سننے اور سنانے کا مقابلہ رکھوائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مسنون دُعائیں مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر	اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام مع ترجمہ	مذکورہ مسنون دُعائیں موجود بیماریوں پر تحقیق، اسباب، علاج، احتیاط

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

توحید کی اہمیت اور اثرات

امدادی اشیا

- اللہ تعالیٰ پر ایمان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- چارٹ جس پر کلمہ طیبہ مع ترجمہ خوشخط لکھا ہو
- اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کے فلیش کارڈز
- کسی خوش الحان قاری کی آواز میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۱۰

طریقۂ تدریس

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے متعلق طلبہ کی سابقہ معلومات کا اعادہ کروائیے۔ طلبہ کو یہ بتائیے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا اور اس کا نظام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی۔ اس کی وضاحت کے لیے کوئی مثال یا واقعہ سنایا جا سکتا ہے تاکہ سبق میں طلبہ کی دلچسپی بڑھے۔ مثلاً ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ کا ایک دہریے (وجودِ باری تعالیٰ کے منکر) سے مناظرہ طے ہوا۔ امام ابو حنیفہؒ مناظرے کے لیے کچھ دیر سے پہنچے تو دہریے نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ "میں آپ کی طرف نکلا۔ راستے میں دریا تھا جس کو عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ پھر اچانک میں نے کیا دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک درخت خودبخود کٹ گیا اور اس کی لکڑی کے تختے بننے لگے پھر یہ تختے خودبخود جڑنے لگے اور ایک کشتی تیار ہو گئی۔ میں اس میں بیٹھا، دریا پار کیا اور آپ کے پاس چلا آیا"

دہریہ بولا، "یہ کیسے ممکن ہے کہ لکڑی کے تختے خود بخود جڑ جائیں اور ان سے کشتی تیار ہو جائے؟" اس پر امام ابوحنیفہؒ نے برجستہ جواب دیا کہ "جب ایک معمولی سی کشتی خودبخود نہیں بن سکتی تو اتنی بڑی اور وسیع کائنات کسی بنانے والے کے بغیر کیسے وجود میں آسکتی ہے؟" یہ جواب سن کر دہریہ ہکا بکا رہ گیا اور وجودِ باری تعالیٰ کا قائل ہو گیا۔

سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھئے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھئے پھر سبق کا پہلا پیراگراف کسی طالبِ علم سے پڑھوائیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے تاکہ تمام طلبہ کی توجہ سبق پر مرکوز رہے۔

اسی طرح بقیہ پیراگراف بھی مختلف طلبہ سے پڑھوائیے اور متن کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کرتے جائیے۔ تدریسی معلومات کا بروقت استعمال کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔

- دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے انھوں نے کس عقیدے کی طرف لوگوں کو بلایا؟
- کیا آپ شرک کی کوئی مثال دے سکتے ہیں؟ شرک سے بچنا کیوں ضروری ہے؟
- ہمارا اپنا وجود اپنے خالق کی گواہی دے رہا ہے۔ کیسے؟
- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں شرک سے متعلق کیا فرمایا ہے؟
- اللہ تعالیٰ پر ایمان ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام پانچ پانچ کر کے طلبہ کو یاد کروایئے اور ان کے معانی بھی بتایئے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بتایئے اور جائزہ لیجیے کہ تمام نکات طلبہ کی سمجھ میں آگئے ہیں۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) عقیدۂ توحید کی (ii) عقیدۂ رسالت کا (iii) شرک کرنا (iv) اللہ تعالیٰ کے (v) پرسکون

۲۔ مختصر جوابات

(i) عقیدۂ توحید کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کائنات کو بنانے اور چلانے والا اکیلا اللہ تعالیٰ ہے۔

(ii) عقیدۂ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی انبیا کرام علیہم السلام آئے سب نے عقیدۂ توحید کی دعوت و تعلیم دی۔ عقیدۂ توحید ارکان اسلام کا سب سے پہلا اور بنیادی رکن ہے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک سے عقیدۂ توحید کی نفی ہوتی ہے اور یہ گناہ عظیم ہے۔

(iv) اللہ تعالیٰ جزا و سزا دینے پر قادر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق جو بھی نیک کام کرتے ہیں اس کا اجر، ثواب اور بدلہ اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا اور وہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا اور اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے۔ اسی طرح اس کے احکامات کی خلاف ورزی اور برے اعمال پر دنیا و آخرت میں سزا دینے کا کل اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔ چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے۔

(v) خود ہمارا وجود اپنے خالق کی گواہی دے رہا ہے کہ ہمارا جسم اور اس کا نظام اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں چلا سکتا۔ ہمارے تمام اعضاء کی بناوٹ، کارکردگی اللہ تعالیٰ کی کاری گری کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ دل، دماغ، نظامِ تنفس، نظامِ ہضم، دورانِ خون، جگر اور گردوں وغیرہ کے نظام میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما ہے۔ انسان کی پیدائش، زندگی کے تمام مراحل اور موت اللہ تعالیٰ کے وجود کی عظیم نشانیاں ہیں۔ اسی طرح ہمارے دیکھنے، سننے، بولنے، چلنے پھرنے، کام کرنے اور سوچ بچار کی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی پوچھیے پھر مناسب اصلاح اور راہ نمائی کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

نبوّت و رسالت

امدادی اشیا

- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۱۳

طریقۂ تدریس

سبق شروع کرنے سے پہلے طلبہ کی سابقہ معلومات کا اعادہ کروایا جائے؛ مثلاً، اللہ تعالیٰ نے انبیا و رُسل کیوں بھیجے، کم و بیش کتنے پیغمبر اس دنیا میں آئے، آسمانی کتابیں کن انبیا پر نازل ہوئیں اور کیوں، قرآنِ مجید میں کتنے انبیا کا ذکر کیا گیا ہے، کیا کوئی طالبِ علم قرآن میں درج کسی نبی کا قصہ سنا سکتا ہے، انبیا کا سلسلہ کیوں رک گیا، وغیرہ۔

سبق کے تعارف کے طور پر خود بھی وضاحت کیجیے کہ انبیا و رُسل اس لیے مبعوث ہوئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو اور اس کے احکامات اور تعلیمات سے آگہی ہو، لوگوں کو اس دنیا میں آنے کا مقصد معلوم ہو اور انھیں زندگی گزارنے کے اصولوں کا علم ہو سکے۔

طلبہ کو بتایئے کہ اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ رسالت کے منصب سے کیا مراد ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔

اہم باتیں تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے تاکہ سبق کے اختتام پر تمام اہم نکات طلبہ کے سامنے ہوں، مثلاً

- رسولوں کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہو کر نبی آخر الزماں حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا۔
- عقیدۂ رسالت کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ وغیرہ وغیرہ
- آخر میں طلبہ کو حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امتیازی خصوصیات و فضائل (معراج النبی، مقام محمود، حوض کوثر) کے متعلق بتائیں اور ان سے اس بارے میں سوالات کریں۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) پیغام پہنچانا (ii) وحی الٰہی (iii) ہر معاملے میں (iv) کفر (v) نبی و رسول

۲۔ مختصر جوابات

(i) نبی کا مطلب ہے خبر دینے والا اور رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا۔

(ii) انبیا علیہم السلام ہمیشہ نیک سیرت، بلند کردار، گناہوں سے پاک اور اخلاق عالیہ کے بلند رتبے پر فائز ہوا کرتے تھے۔

(iii) مقامِ محمود سے مراد شفاعتِ کبریٰ کا وہ مقام ہے جس کو عطا کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا ہے۔ یہ صرف آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے

لیے مخصوص ہے۔ حوضِ کوثر ایک مخصوص حوض ہے جس کی مٹی خالص مشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کی کنکریاں جواہرات کی مانند ہیں۔ یہ حوض اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوگا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نیک امتیوں کو اس حوض سے اپنے دستِ مبارک سے پانی پلائیں گے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اگر کوئی نبوّت کا دعویٰ کرے تو وہ کاذب ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(v) سابقہ شریعتوں میں بہت سی تحریفات ہو چکی ہیں اس لیے وہ قابلِ عمل نہیں رہیں۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی لیجیے، مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

(ب) عبادات

اسلام میں عبادت کا جامع تصوّر

امدادی اشیا

- نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے متعلق تصاویر
- تختۂ تحریر
- چارٹ جس پر موضوع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ درج ہوں
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۱۷

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے چند سوالات کیے جائیں، مثلاً اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کیوں بنائی، اس دنیا میں ہمارے آنے کا کیا مقصد ہے، عبادت سے کیا مراد ہے، وغیرہ۔

دنیا میں آنے کا مقصد بتانے کے بعد عبادت کے مفہوم کو ایک مثال سے واضح کیجیے کہ عبادت سے مراد بندگی اور غلامی ہے۔ جیسے ایک غلام اپنے آقا کے سامنے نہایت فرماں برداری کا مظاہرہ کرتا ہے، اس کا ہر حکم بجا لاتا ہے، اس کے ہر فیصلے کو بلا چوں چراں تسلیم کرتا ہے اور ہر وقت اس کی غلامی کے لیے خود کو مستعد و چوکس رکھتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارا بھی اپنے ربّ سے رشتہ آقا اور غلام ہی کی مانند ہے۔ ہمیں بھی اپنے ربّ، خالق، مالک، رازق اور منعمِ حقیقی کے سامنے جھکے رہنا ہے، عاجزی کا اظہار کرنا ہے، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کے احکامات کو بجا لانا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کی تعلیمات و ہدایات سے راہ نمائی حاصل کرنی ہے۔ یہی دراصل عبادت ہے اور یہی بندگی کا وسیع مفہوم ہے جو ہمارا دین ہمیں دیتا ہے۔

اب ایک ایک پیراگراف خود پڑھیے یا طلبہ سے پڑھوایئے، ہر پیراگراف کی وضاحت کرتے جایئے اور دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے تاکہ طلبہ کے فہم کا اندازہ ہوتا رہے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر بھی لکھتے جایئے۔ دورانِ تدریس سوالات کیجیے، مثلاً عبادت کے لفظی معنی کیا ہیں، کسی کو اللہ کا ہمسر ٹھہرانا یا شریک بنانا کیا کہلاتا ہے، پیغمبر کس مقصد کی یاد دہانی کے لیے مبعوث ہوتے رہے، کیا اسلام میں رہبانیت ہے، عبادت کی ادائی میں نیت کا خالص ہونا کیوں ضروری ہے، آج ہمارے معاشرے میں افراتفری کیوں ہے، اس کا کیا حل ہے، وغیرہ وغیرہ۔ آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) بندگی کا اظہار کرنا (ii) عبادت کرنا (iii) واجب کی (iv) پانچ (v) تین

۲۔ مختصر جوابات

(i) دنیاوی و اخروی فلاح کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہم ان تمام احکامات پر عمل کریں جن کو کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان تمام کاموں سے رُک جائیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔

(ii) توحید اور رسالت کا اقرار، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وہ عبادات ہیں جو ارکان اسلام کہلاتی ہیں۔

(iii) عبادات کی کئی اقسام ہیں مثلاً: فرض، سنّت، نفل وغیرہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض عبادات ہیں۔حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی سنّت ہے۔صدقہ و خیرات و نوافل کی ادائی نفلی عبادات ہیں، اسی طرح حقوق العباد کی ادائی، دُعاء، ذکر اذکار، صبر، شکر، قناعت، ایثار، سخاوت، توکل، تلاوت قران مجید، غور و فکر اور تدبر بھی عبادات کی مختلف صورتیں ہیں۔

(iv) ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک آدمی آیا جس نے چند سوالات کیے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔“ وہ آدمی رخصت ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتایا کہ یہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔

(v) عبادت میں دوام سے مراد یہ ہے کہ عبادت مستقل ہو اور اس میں تسلسل ہو، یہ نہ ہو کہ کبھی خوب عبادت کرلی اور پھر بالکل نہیں کی۔

طہارت و پاکیزگی

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر طہارت و پاکیزگی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں
- ماحول کی آلودگی کا تصویری چارٹ اور بچاؤ کی تدابیر
- کتاب : سلام اسلامیات ٦، صفحہ نمبر ٢٠

طریقۂ تدریس

طلبہ سے گفتگو کیجیے اور ان کے معمولات دریافت کیجیے۔ کون کون سے طلبہ ہیں جو باقاعدگی سے غسل کرکے آتے ہیں، دانتوں کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں، ناخن بروقت تراشتے ہیں، لباس کی صفائی اور پاکی کا دھیان رکھتے ہیں، اپنا بیگ اور کتابیں صاف ستھری رکھتے ہیں، اپنی کلاس، اسکول، کمرے، گھر اور محلے کی صفائی کا دھیان کرتے ہیں، خالی لفافے اور بوتلیں اور دیگر کوڑا کرکٹ کوڑے دان میں ڈالتے ہیں یا اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

جو طلبہ ان سب باتوں کا دھیان کرتے ہیں، انھیں شاباش دیجیے۔ پھر پوچھیے کہ ہمیں ایسا کیوں کرنا چاہیے؟ اس لیے کہ صفائی آدھا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ صفائی ستھرائی رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور صاف ستھرا آدمی سب کو بھلا لگتا ہے۔ آپ خود سوچیے کہ اگر آپ کا لباس میلا کچیلا ہو، منھ سے بو آرہی ہو، آپ کے اردگرد کوڑا بکھرا ہوا ہو، تو کون آپ کے پاس بیٹھنا پسند کرے گا؟ یقیناً کوئی بھی نہیں۔ صفائی ستھرائی ہماری صحت کی ضامن ہے اور بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ بھی ہے۔ اردگرد کا ماحول پاک صاف ہوگا تو ہم ماحول کی آلودگی سے ہونے والے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ پھر پوچھیے کہ کیا صفائی ستھرائی صرف ان ہی باتوں تک محدود ہے یا اس کے کچھ اور معانی بھی ہیں، ہمارا دین اس بارے میں کیا کہتا ہے، حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اس سلسلے میں کیا تعلیمات ہیں، کیا پاکیزگی کا ہماری روح، اخلاق، سچ اور فکر سے بھی کوئی تعلق ہے، ان سب کا جائزہ آج ہم اپنے سبق طہارت و پاکیزگی میں لیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ سبق کا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ اضافی معلومات بھی دی جاسکتی ہیں اور قصے، کہانی کے ذریعے بھی سبق کو دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ سکھانے کا سہل طریقہ ہے۔ طلبہ سے سبق کے پیراگراف پڑھوایئے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ طلبہ استفادہ کر رہے ہیں اور ان کے فہم میں اضافہ ہو رہا ہے۔

- اسلام میں جسم و لباس کی صفائی کے علاوہ طہارت و پاکیزگی کا کیا مفہوم ہے؟
- دوسری وحی میں کیا حکم دیا گیا؟
- اسلامی عبادات میں کس چیز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے؟
- حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسواک کرنے کی اتنی تاکید کیوں فرمائی؟

- حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کا حکم فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے؟
- روح کی پاکیزگی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟
- بحیثیت طالبِ علم طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے آپ کو کیا کیا کام کرنے چاہییں؟
- اجتماعی صفائی ستھرائی میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات ضرور دہرائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) طہارت کا (ii) وضو کرنا (iii) زکوٰۃ کا (iv) کھانے سے پہلے اور بعد میں بھی (v) تمام افراد کو

۲۔ مختصر جوابات

(i) طہارت و پاکیزگی سے مراد جسم و لباس کی پاکی، ماحول کی صفائی ستھرائی، فکر و خیال اور روح کی پاکیزگی ہے۔

(ii) طہارت و پاکیزگی سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ ''اور اپنے کپڑوں کو (حسب سابق) پاک رکھیں (سورۃ المدثر:۴)

(iii) طہارت و پاکیزگی سے متعلق حدیثِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا بھی اور (ہر شخص) اپنی استطاعت کے مطابق خوش بو استعمال کرے۔'' (صحیح مسلم: ۱۹۲۰)

(iv) اگر کسی کو پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا دشمن کا خوف ہو تو ان صورتوں میں اللہ تعالیٰ پاک مٹی سے تیمّم کی اجازت دیتا ہے۔

(v) روح کی پاکیزگی سے مراد ہے بُری سوچ، بری صحبت اور برائیوں سے بچنا اور شرم و حیا، پاک دامنی، پاکیزہ ماحول، رزق حلال اور دینی فرائض کی ادائی کا اہتمام کرنا۔

۳۔ سبق سے قبل طلبہ سے کی گئی بات چیت کے تناظر میں تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی سنیے۔ مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ قرآنی آیات اور احادیث نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں طلبہ سے زبانی جوابات لیجیے۔ مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

- طلبہ کے گروہ بنا کر سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی راہ نمائی کیجیے۔ سب سے اچھا کتابچہ بنانے والے گروہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

نماز کی فرضیت و اہمیت

امدادی اشیا

- ویڈیو سی ڈی جس میں بچے کو نماز ادا کرتے ہوئے دکھایا جائے
- چارٹ جس پر نماز مع ترجمہ لکھی ہو
- اصطلاحاتِ نماز اور نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۲۴

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کا اعادہ کرتے ہوئے ان سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں، ان احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے، معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیا تحفہ دیا، اسلام کا وہ کون سا بنیادی فریضہ ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں بار بار آیا ہے، نماز کس عمر میں فرض ہوتی ہے، آپ میں سے کتنے طلبہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پھر بتائیے کہ نماز کی اہمیت و فضیلت اور فرضیت کے بارے میں قرآن و حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے، اس بارے میں آج ہم تفصیل سے پڑھیں گے اور نماز سے متعلق دیگر تفصیلات سے بھی آگاہی حاصل کریں گے۔

تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ ایک پیراگراف پڑھیے، اس کی وضاحت کیجیے اور اس سے متعلق سوالات کیجیے۔ طلبہ سے بھی پیراگراف پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں :

- اگر آپ کو کوئی تحفہ دے یا آپ کی کوئی ضرورت پوری کرے تو کیا آپ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور انعامات سے نوازنے والا ہے، تو کیا ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں؟ کیسے؟
- اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر ہے؟
- اسلام میں عقیدۂ توحید کے بعد سب سے اہم رکن کون سا ہے؟
- قرآنِ مجید میں نماز کے لیے کیا لفظ استعمال ہوا ہے؟
- نماز کن کاموں سے روکتی ہے؟
- نماز کی فضیلت کے بارے میں احادیث بیان کریں۔
- فرض نمازوں میں رکعات کی تعداد بتائیں۔
- نماز قضا ہو جائے تو کیا اس کی ادائی ضروری ہے؟

• اذان سنتے ہی کیا کرنا چاہیے؟

نماز کے فرائض اور شرائط زبانی یاد کروائیے۔ سبق کے اختتام پر اس کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔ جماعت میں طلبہ کو کھڑا کرکے نماز کی ادائی کا طریقہ بھی سکھائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) نماز (ii) تکبیر کہنا (iii) باجماعت نماز (iv) اللہ اکبر کہنا (v) ۲۷ درجے

۲۔ مختصر جوابات

(i) نماز کا چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ نماز نہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کا باغی اور شیطان کا دوست ہوتا ہے۔ بے نمازی اللہ تعالیٰ کے غضب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

(ii) باجماعت نماز کے تین فوائد:

- باجماعت نماز مسلمانوں کے اتحاد، اخوّت اور مساوات کو ظاہر کرتی ہے۔
- باجماعت نماز مسلمانوں کی اجتماعی تربیّت کا ذریعہ ہے۔
- باجماعت نماز کی بدولت ایک دوسرے کے مسائل جاننے اور ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

(iii) نماز بندے کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دل میں جواب دہی کا احساس دلاتی ہے۔ اور یوں طبیعت رفتہ رفتہ نیکیوں کی طرف مائل ہوجاتی ہے۔

(iv) اچّھی طرح وضو کرکے نماز کو اطمینان، سکون اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کے آداب میں شامل ہے۔

(v) نماز کی شرائط درج ذیل ہیں:

بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا، نماز کی جگہ کا پاک ہونا، باوضو ہونا، ستر پوش ہونا، قبلہ رخ ہونا، نماز کو وقت پر ادا کرنا، نماز کی نیت کرنا۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی پوچھیے، پھر مناسب راہ نمائی کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ غیر متعلق لفظ پر دائرہ بنائیے۔ دُرست جوابات کی نشان دہی:

(i) زکوٰۃ (ii) تلبیہ (iii) فجر (iv) سعی

• سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی راہ نمائی کیجیے۔

باب سوم: سیرتِ طیّبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا قیام

امدادی اشیا

- کمپیوٹر/لیپ ٹاپ۔ پروجیکٹر/تختۂ تحریر
- مکّہ مکّرمہ اور مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں ان راستوں کی نشان دہی جہاں سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کے موقع پر گزرے
- مسجدِ قبا اور مسجدِ نبوی کا ماڈل
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۲۸

طریقۂ تدریس

سیرت النبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے متعلق طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے اور ان سے سوالات کیجیے کہ وہ کون سے حالات تھے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں کو مدینہ منوّرہ کی جانب ہجرت کرنے کی اجازت دی،

ہجرت کے دوران کیا کیا واقعات رونما ہوئے؟ ہر موقع پر کس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی؟ اس کے بعد انھیں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقصد کی خاطر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منوّرہ ہجرت کا حکم فرمایا، وہ اہم مقصد تھا مدنی معاشرے کا قیام اور پھر ریاست مدینہ کا قیام تاکہ اسلام کو یہاں مرکزی حیثیت حاصل ہو اور یہیں سے اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیلے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ چنانچہ آج ہم تفصیل جانیں گے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اہم مقصد کو پورا کرنے کے لیے کیا کیا ابتدائی اقدامات کیے۔ اہلِ مدینہ کے کردار، مسجدِ قبا کی تعمیر، مسجدِ نبوی کی تعمیر اور دیگر مجوزہ سرگرمیوں سے متعلق جانیں گے۔ فہرست کی مدد سے سبق کا صفحہ نمبر کھلوائیے۔ اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔سبق کا پہلا پیراگراف خود پڑھیے اور پھر اس کی وضاحت کیجیے باقی پیراگراف طلبہ سے باری باری پڑھوائیے، تلفّظ دُرست کروائیے اور وضاحت بھی کیجیے۔

مساجد کی تعمیر اور مؤاخات کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تدبر اور حکمتِ عملی کے بارے میں بھی بتائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے جو کام انجام دیا وہ مسجد کی تعمیر تھا تاکہ مسلمانوں کو عبادت اور دیگر مجوزہ سرگرمیوں سے متعلق ایک مرکز میسّر آسکے۔ ان کے درمیان

میل ملاقات، اتحاد، بھائی چارے، مساوات اور ہم آہنگی کا ماحول پیدا ہو سکے، ان کے دیگر معاشرتی مسائل کو حل کیا جا سکے اور یہیں سے ریاستی امور کو چلایا جا سکے۔مؤاخات کے ذریعے نہایت تدبر اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے معاشی مسائل کو حل کیا۔ کلمے کی بنیاد پر ان کے درمیان مضبوط رشتہ قائم کر کے اپنائیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا، اور آپس میں امن وامان اور محبّت کی فضا کو پروان چڑھانے کی ترغیب دلائی۔
آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے اور سبق کے اہم نکات دہرا دیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) اصحابِ صفّہ (ii) بستی کا (iii) چبوترہ (iv) مسجدِ نبوی کا (v) مؤاخات کا

۲۔مختصر جوابات

(i) قبا میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بنو عمرو بن عوف کے ہاں قیام فرمایا

(ii) اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں مسجد قبا کی شان بیان فرمائی ہے۔

(iii) اصحاب صفہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے جن کی گھر بار نہ تھے یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم براہ راست آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلیم و تربیّت حاصل کرتے تھے۔

(iv) مہاجرین بے سروسامانی کی حالت میں مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مسئلے کا بہترین حل یہ نکالا کہ مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم فرما دیا۔

(v) مؤاخاتِ مدینہ سے ہمیں یہ سبق ملا کہ کلمہ طیّبہ کی بنیاد پر قائم ہونے والا رشتہ سب سے مضبوط رشتہ ہے۔ اس کلمے کی بنیاد پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی اور اس کا سچّا خیر خواہ ہے۔

۳۔تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبہ سے تبادلۂ خیال کیجیے پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سر گرمیاں

- مساجد کی اہمیت پر مضمون لکھیے
- ”مؤاخات کا پیغام انسانیت کے نام“تقریری مقابلے کا اہتمام کیجیے۔

پروجیکٹ

مسجدِ قبا اور مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ماڈل تیار کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کا کام	طلبہ کی تحاریر
کھجور کے باغات	مدینہ منوّرہ آمد کے موقع پر معصوم بچیوں کی جانب سے پڑھے گئے استقبالیہ اشعار مع ترجمہ

ریاستِ مدینہ کا قیام

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر میثاقِ مدینہ کی دفعات درج ہوں
- مسجدِ قبلتین کا ماڈل یا تصویر
- تختۂ تحریر/پروجیکٹر وغیرہ
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۳۲

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے پہلے طلبہ کو بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس لیے مبعوث فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو عملاً نافذ کر کے دکھائیں تاکہ رہتی دنیا تک آنے والے انسان اس سے راہ نمائی حاصل کریں، ہجرتِ مدینہ کے بعد مدنی معاشرے کے قیام کے لیے مساجد کی تعمیر، مؤاخات اور دیگر اقدامات دراصل ایسی ریاست قائم کرنے کے لیے تھے جو اسلام کا مرکز ہو اور یہاں سے اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سلسلے میں کیا کیا اقدامات فرمائے ان سب کا آج ہم تفصیل سے جائزہ لیں گے۔ اعلان سبق کے بعد عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ سبق کا پہلا پیراگراف خود پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ تمام پیراگراف باری باری طلبہ سے پڑھوایئے اور ان کی وضاحت

کیجیے۔ دورانِ سبق طلبہ پر واضح کیجیے کہ میثاقِ مدینہ ریاستِ مدینہ کے قیام کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سب سے اہم قدم تھا۔ اسلامی ریاست کے استحکام، منافقین، یہودیوں اور دیگر قبائل کی اندرونی و بیرونی سازشوں اور دیگر خطرات سے نمٹنے کے لیے میثاقِ مدینہ اور اس کی دفعات آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تدبر کی اعلیٰ مثال ہیں، اس معاہدے کی بدولت یہاں کے رہنے والے محفوظ ہوگئے، دین کو نافذ کرنے اور پھیلانے کی راہ ہموار ہوئی۔ یہ معاہدہ دیگر اقوام کے ساتھ امن پسندی اور رواداری کا عملی نمونہ تھا۔ اسی طرح تحویلِ قبلہ سے اتّباعِ رسول آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت واضح ہوئی۔مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہا اور اتباع رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا عملی مظاہرہ کیا۔ اس سے مومن اور منافق کی پہچان ہوگئی۔ یہودیوں کے اعتراضات سے ان کی دلی کیفیت اور دشمنی نمایاں ہوگئی جبکہ مسلمان مزید دل جمعی کے ساتھ اتّباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں منہمک ہو گئے اور احکامِ الٰہی کی بجا آوری میں لگ گئے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کو دہرا دیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) یثرب (ii) مدینہ منوّرہ میں (iii) بیت المقدس (iv) ۲ ہجری میں (v) منافقین کا

۲۔ مختصر جوابات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا مقصد تمام عالم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا تھا۔

(ii) منافقین مسلمان نہیں تھے لیکن مسلمان بن کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا کرتے تھے۔ وہ دشمنوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

(iii) تحویلِ قبلہ کا حکم سن کر بنو سلمہ نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ بیت المقدّس سے بیت اللہ کی طرف پھیر لیا۔

(iv) ریاستِ مدینہ کے قیام کا مقصد ایسی ریاست کا قیام تھا جو اسلام کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے لیے نمونہ بن سکے۔ نیز اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو عملاً نافذ کیا جا سکے۔

(v) طلبہ اپنے الفاظ میں میثاقِ مدینہ پر نوٹ تحریر کریں۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی لیجیے۔

مناسب راہ نمائی کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

پروجیکٹ

- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے میثاقِ مدینہ کے علاوہ اور کون سے معاہدے کیے؟ مثلاً: مشرکین مکّہ سے بھی ایک معاہدہ (صلح حدیبیہ) کیا گیا تھا۔
- سیرت کی کتابوں سے دیکھ کر تحریر کیجیے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امن پسندی، رواداری اور صلح

کی حکمتِ عملی اور اہمیت کو اجاگر کیجیے۔

- قبلہ اوّل یعنی بیت المقدّس سے متعلق تحقیق کر کے لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

میثاقِ مدینہ کی شرائط	طلبہ کا کام/تحاریر	مدینہ منوّرہ کی تصاویر
بیت المقدّس قبلہ اوّل کی تصویر	مسجدِ قبلتین کی تصویر	

ریاستِ مدینہ کا استحکام

جہاد اور غزوۂ بدر

امدادی اشیا

- مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں مقامِ بدر کو نمایاں کیا گیا ہو۔
- جہاد کی فرضیت و فضیلت کے بارے میں چارٹ
- چارٹ جس پر غزوۂ بدر سے متعلق اہم نکات درج ہوں۔ ''غزوۂ بدر ایک نظر میں''
- تختۂ تحریر/ملٹی میڈیا۔ غزوۂ بدر سے متعلق دستاویزی فلم
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۳۵-۳۸

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیتے ہوئے سوالات کیجیے مثلاً: مسلمانوں کو اپنے بچاؤ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا غزوۂ بدر سے پہلے بھی مسلمانوں اور کفار کے درمیان کوئی معرکہ پیش آیا؟ کفار اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے کیوں تھے؟ کیا

جنگ کیے بغیر ریاستِ مدینہ کا استحکام ممکن تھا؟ آج ہم جائزہ لیں گے کہ جہاد کیا ہے؟ اس کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس کی فرضیت وفضیلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟غزوۂ بدر کے اسباب و واقعات اور نتائج کے بارے میں بھی جانیں گے۔ اس غزوہ سے ہمیں کیا سبق ملا، یہ بھی سمجھیں گے۔سبق کو کہانی کے انداز میں سمجھایئے، مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سبق کے تمام پیرا یوں کی وضاحت کیجیے، دورانِ وضاحت زبانی سوالات بھی کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

دورانِ سبق کیے جانے والے سوالات

۱۔ جہاد کی فرضیت کا حکم کس سورت کی کون سی آیت میں آیا ہے؟

۲۔ حدیث کی رو سے سب سے افضل مومن کون ہے؟

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت کیوں دی؟

۴۔ غزوۂ بدر میں کفارمکہ کے کون کون سے سردار مارے گئے؟

وضاحت کے دوران طلبہ کو بتایئے کہ مسلمانوں کا لشکر قلیل ہونے کے باوجود محض جذبۂ ایمانی کی وجہ سے اپنے سے کئی گنا طاقت ور دشمن کے سامنے ڈٹ گیا۔ دین اسلام کی خاطر مسلمانوں نے اپنے خونی رشتوں کی بھی پرواہ نہیں کی کیونکہ دین و ایمان کے مقابلے میں خونی رشتے بھی وقعت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ثابت قدمی اور جذبہ جہاد کی قدر دانی یوں فرمائی کہ انکی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے نازل کیے، اورمسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا۔ یہ بھی بتایئے کہ دینِ اسلام میں جہاد کا مقصد جاہ و مرتبے کا حصول نہیں بلکہ دین کی سربلندی ہے، اور برائی اورظلم وستم کا خاتمہ ہے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔ طلبہ کو غزوۂ بدر سے متعلق دستاویزی فلم دکھایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) مجاہد (ii) رمضان ۲ ھ میں (iii) ۳۱۳ (iv) ایک ہزار (v) ۷۰

۲۔مختصر جوابات

(i) جہاد کے معنی کوشش کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کی کوشش کرنا، ظلم وستم اور برائی کا خاتمہ کرنا، اسلام مخالف قوّتوں کا قلع قمع کرنا ہے۔

(ii) جہاد کی فضیلت و فرضیت پر احادیث

- سب سے افضل مومن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتا ہے۔ (صحیح بخاری : ۲۷۸۶)
- مشرکین سے جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔ (سنن ابی داوٗد: ۲۵۰۴)

(iii) غزوۂ بدر میں مسلمان مجاہدین کی تعداد ۳۱۳ جبکہ کفار کے لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔

(iv) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حمایت کا یقین دلاتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ

خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جہاں تشریف لے جائیں ہم ساتھ ساتھ رہیں گے۔ اگر ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم کود جائیں گے۔

(v) ابوجہل کو دو انصاری نوجوانوں حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات کے لیے طلبہ سے تبادلۂ خیال کیجیے۔ ان سے زبانی سوالات لیجیے، مناسب راہ نمائی کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- جہاد کی اہمیت، فرضیت اور فضیلت پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروائیے۔
- غزوۂ بدر کے نتائج کے بارے میں فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

پروجیکٹ

- سیرت کی کتابوں سے تحقیق کر کے لکھیے کہ اسلامی لشکر کو جہاد پر روانہ کرتے ہوئے کیا ہدایت نامہ جاری کیا جاتا تھا اور کیوں؟
- قیدیوں سے حُسنِ سلوک کے واقعات سیرت کی کتابوں سے تحقیق کر کے قلم بند کیجیے۔
- غزوۂ بدر کے نتائج کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی، معاشی اور سیاسی فوائد پر ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

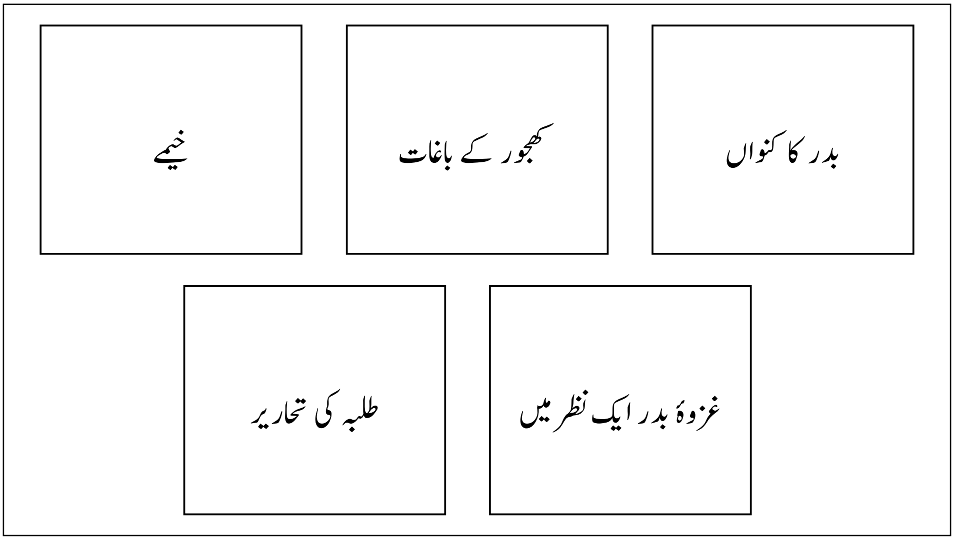

قرآنی آیات

۱۔ (سورۃ الحج : ۷۸)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔

۲۔ (سورۃ العنکبوت : ۶۹)

اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے۔

احادیث

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ

- بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اور اپنی خواہش سے جہاد کرے۔ (ترمذی: ابواب فضائل الجہاد)
- سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔(ترمذی:ابواب الفتن)۔ (صحیح مسلم : کتاب الجہاد)

غزوۂ اُحد

امدادی اشیا

- مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں اُحد پہاڑ اور آس پاس کے جنگی علاقوں کی نشان دہی کی گئی ہو، مثلاً: وہ درّہ جس پر پچاس تیراندازوں کا دستہ متعین کیا گیا۔
- چارٹ جس پر غزوۂ اُحد کے اہم نکات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۳۹۔ ۴۲

طریقۂ تدریس

نقشے کی مدد سے غزوۂ اُحد کی منظر کشی کیجیے اور کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ سبق کے اہم نکات ترتیب وار لکھیے۔ ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ دوران وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔

- مشرکین مکّہ کی جنگی تیاریوں کی خبر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک کیسے پہنچی؟

- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کس معاملے پر مشورہ فرمایا اور کیوں؟
- عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر مدینہ منوّرہ کیوں آ گیا؟
- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کیوں فرمایا کہ جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو اس جگہ کو ہر گز نہ چھوڑنا۔ اس فرمان میں کیا جنگی حکمت عملی پوشیدہ تھی؟
- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے روگردانی کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ اس میں ہمارے لیے کیا سبق موجود ہے؟
- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگ کے خاتمے کے باوجود ایک جماعت کو دشمن کے تعاقب میں کیوں روانہ فرمایا؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) پہاڑ کا (ii) شوال میں (iii) ۳ ہجری میں (iv) ۳ ہزار (v) تلوار سے

۲۔ مختصر جوابات

(i) مشرکینِ مکّہ مسلمانوں سے غزوۂ بدر میں ہونے والے اپنے جانی و مالی نقصان کا انتقام لینا چاہتے تھے۔

(ii) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مشرکین مکّہ کی جنگی تیاریوں اور روانگی کی اطلاع بھجوائی۔

(iii) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاکید فرمائی کہ جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو اس جگہ کو ہر گز نہ چھوڑنا۔

(iv) اس غزوہ میں خواتین نے اپنے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹوں کے شہید ہونے پر بے مثال صبر کا مظاہرہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے زخموں کو صاف کیا اور چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر رکھی تاکہ خون تھم جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زخمیوں کو پانی پلانے کا کام انجام دیا۔

(v) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تلوار کے وار اور تیر اندازی سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا بچاؤ کیا اور ابن قمیہ کو زخمی کیا جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تھا۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، مناسب راہ نمائی کے بعد انھیں ان کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت پر مضامین تحریر کروائیے۔
- حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی اور مجاہدانہ کردار کے بارے میں سیرت کی کتابوں سے تحقیق کر کے لکھیے اور تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔
- ایک کتابچہ بنایئے جس میں قدیم و جدید اسلحہ کی تصاویر جمع کر کے لگایئے۔
- شہادت کے مقام و مرتبے پر قرآنی آیات و احادیث کی روشنی میں مضامین تحریر کیجیے۔

پروجیکٹ

- سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات و واقعات اور شہادت کا حال سیرت کی کتابوں سے تحقیق کر کے لکھیے۔
- غزوۂ اُحد کے شہداء کے نام اور ان سے متعلق معلومات تحقیق کر کے لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

غزوۂ اُحد ایک نظر میں	طلبہ کی تحاریر	احد پہاڑ کی تصویر

غزوۂ اُحد سے متعلق قرآنی آیات

مثلاً سورۃ آل عمران سے

غزوۂ اُحد ایک نظر میں

(i) غزوۂ اُحد ہوا	۳ ہجری میں
(ii) مسلمانوں کی قیادت فرمائی	آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے
(iii) لشکر کفار کا سپہ سالار	ابو سفیان
(iv) مسلمانوں کے لشکر کی تعداد	سات سو
(v) کفار کے لشکر کی تعداد	تین ہزار
(vi) مسلمان شہداء کی تعداد	ستر
(vii) دشمن کے تعاقب میں روانہ ہونے والے مسلمان دستے کا نتیجہ	دشمن کو دوبارہ حملے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ واپس چلا گیا
(viii) نتائج	کفّار مکّہ اپنی کثرت کے باوجود فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت آخر وقت تک دشمن پر حملہ آور رہی جس کی وجہ سے دشمن کو میدان چھوڑنا پڑنا۔

(ب) اسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت اور اطاعت

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت و اطاعت سے متعلق قرآنی آیات واحادیث مع ترجمہ درج ہوں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۴۳

طریقۂ تدریس

سبق شروع کرنے سے قبل طلبہ کی سابقہ معلومات کا اعادہ کروایا جائے مثلاً: اللہ تعالیٰ نے انبیا و رسل علیہم السّلام کو کیوں بھیجا؟ یہ سلسلہ کس نبی علیہ السّلام سے شروع ہو کر کس نبی علیہ السّلام پر ختم ہوا؟ یہ سلسلہ ختم کیوں ہوگیا؟ وغیرہ۔ آج ہم جائزہ لیں گے کہ اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حُبِّ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟ یہ کیوں ضروری ہے؟ اس کے تقاضے کیا ہیں؟ پہلا پیراگراف کسی طالب علم سے پڑھوایئے پھر خود اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے تاکہ سبق کے اختتام پر طلبہ تمام اہم نکات کو سمجھ لیں۔

مثلاً:

- اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے کامل اور ارفع ہستی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بدولت ہمیں اللہ تعالیٰ کا تعارف اور مقصد زندگی معلوم ہوا۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دین کی تکمیل کی خاطر دن رات جدوجہد فرمائی اور کفار کے ظلم وستم پر صبر کیا۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہماری نجات کا باعث ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبّت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
- سبق کے دیگر پیراگراف کی بھی وضاحت کیجیے اور دوران وضاحت ان سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کے فہم کا اندازہ ہو سکے اور ان کی توجّہ مرکوز رہے۔

مثلاً:

- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل کس کے تابع تھا؟
- صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب انکے والد، شوہر اور بھائی کے شہید ہونے کی اطلاع دی گئی تو انھوں نے ہر دفعہ یہ سوال

کیوں کیا کہ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیسے ہیں؟

- گمراہی سے بچنے کا واحد راستہ کیا ہے؟ وغیرہ
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت و اطاعت سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث اور واقعات سیرت کی کتابوں سے تحقیق کر کے سنائیے۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ بتائیے اور اس بات کا جائزہ لیجیے کہ سبق کے تمام نکات طلبہ کی سمجھ میں آچکے ہیں۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) سیّد الانبیا (ii) دونوں جہانوں کی (iii) ایمان کا (iv) فرماں برداری (v) فرض ہے

۲۔ مختصر جوابات

(i) کامل مومن بننے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت و عشق لازم ہے ایسی محبّت جو تمام محبّتوں پر حاوی ہو۔

(ii) اطاعت کے معنی فرماں برداری اور حکم ماننے کے ہیں۔

(iii) اطاعت رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے اور دنیا و آخرت کی فلاح کی ضامن ہے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسم مبارک پڑھا یا لکھا جائے تو درود شریف پڑھنا چاہیے۔

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبت ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے، کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بدولت ہمیں اللہ تعالیٰ کی پہچان نصیب ہوئی، اسلام کی دولت ملی اور زندگی گزارنے کا مقصد معلوم ہوا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبّت کی بدولت ہی ہمارے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے اور مناسب اصلاح و راہ نمائی کے بعد انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طلبہ ایک کتابچہ بنائیں جس میں وہ ان سنّتوں کو تحریر کریں جنھیں وہ اپنے معمولات میں اپناتے ہیں مثلاً: صبح اُٹھنے کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ، دھونا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا، کھانا کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا، گھر سے باہر نکلتے وقت دُعا پڑھنا، مہمان نوازی، خدمت خلق، عفو و درگزر، سخاوت و ایثار اور صبر وتحمل سے متعلق سنّتیں وغیرہ۔ ان سنّتوں سے متعلق ذاتی زندگی کے واقعات بھی تحریر کریں۔
- سنّت کو زندہ رکھنے کے لیے دوسروں کو بھی پیروی کی ترغیب دلائیے اور ان سنّتوں کو بھی تحریر کریں جن کی تلقین انھوں نے دوسروں کو کی۔

تختۂ نرم کی تجاویز

عشق و محبّت اور اطاعت رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ

درود شریف کی کثرت اظہارِ حُبِّ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام بھیجنے کی تلقین فرمائی۔ (سورۃ الاحزاب ۵۶)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

- ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم)
- ”قیامت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔“ (ترمذی)

طلبہ کی تحاریر	گنبدِ خضرا کی تصویر

حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک

امدادی اشیا

- بچّوں کی تربیّت سے متعلق سورۃ لقمان اور سورۃ النور کی آیات مع ترجمہ
- بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور تربیّت سے متعلق احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۴۷۔۵۰

طریقۂ تدریس

- طلبہ سے بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے بارے میں گفتگو کیجیے، ان کے چھوٹے بہن بھائیوں کے بارے میں گفتگو کیجیے۔ چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ ان کے کیسے معاملات ہیں؟ پھر طلبہ کو بتائیے کہ ہمارا دین بچّوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی بہترین تربیّت پر بہت زور دیتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے، آج ہم اسی کے بارے میں تفصیل سے جانیں گے۔
- اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیراگراف بلند آواز میں پڑھیے اس کی وضاحت کیجیے، بقیہ پیراگراف طلبہ سے پڑھوائیے اور ان کی بھی وضاحت کیجیے، اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ اضافی معلومات و واقعات سے موضوع کو مزید واضح کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ بچّوں سے شفقت و محبّت اور نرمی ان کا فطری حق ہے۔ پیار محبّت کے ماحول پرورش پانے سے بچّوں کی شخصیت میں حوصلہ، خود اعتمادی اور نکھار آتا ہے۔ بچّوں پر بے جا سختی سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ان کے اخلاق و عادات میں بگاڑ آتا ہے۔ وہ جھوٹ اور منافقت سے کام لینے لگتے ہیں۔ نرمی سے سمجھائی گئی بات زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ سختی انھیں ہٹ دھرم بنا دیتی ہے۔ ایسے بچّے جن کی تربیّت میں سختی برتی جائے وہ کند ذہن اور پست ہمّت ہوجاتے ہیں۔
- طلبہ کو بتائیے کہ بچّوں سے حُسنِ سلوک اور محبّت کا تقاضا ہے کہ ان کی نرمی اور شفقت کے ساتھ بہترین تربیّت کی جائے، اس سلسلے میں حضرت لقمان علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کی تربیّت کے لیے جو اصول انھیں سمجھائے ان کا حوالہ قرآنی آیت کے ذریعے دیجیے۔ اس سلسلے میں سورۃ النور کی تعلیمات بھی سنائیے اور سمجھائیے۔ احادیث بھی سنائیے مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی۔“ (ترمذی کتاب البرّ)

دوران وضاحت طلبہ سے سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کے فہم کا ادراک ہو سکے اور ان کی توجہ بھی مرکوز رہے۔

بچّوں سے شفقت و محبّت کے مزید واقعات سیرت کی کتابوں میں سے تحقیق کر کے سنائیے۔ مثلاً: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

”میں نے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز کسی امام کے پیچھے ادا نہیں کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی بچّے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو مختصر فرما دیتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی ماں پریشانی

میں مبتلا ہوجائے۔ (بخاری کتاب الاذان)۔ اُمِّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچپن کے ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ ''ایک مرتبہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی۔ میں زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے دیکھ کر فرمایا سنہ سنہ (حبشی زبان میں حسنہ کو سنہ کہا جاتا ہے) میں مہرِ نبوّت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے سختی سے منع کیا اس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے (شفقت سے) فرمایا ''کھیلنے دو۔'' (بخاری کتاب الجہاد)

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) تسمیہ (ii) فطری (iii) اچّھی تربیّت (iv) ماں بیٹی (v) حوصلہ شکنی

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے تھے۔

(ii) حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کا ہار حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عنایت فرمایا۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ دسترخوان پر بچّوں کو کھانے کے آداب سکھاتے، موقع محل کے لحاظ سے ان کی تربیّت فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب چھوٹے تھے تو انھیں بتایا کہ وہ ڈھیلے مار کر کھجوریں نہ گرائیں۔ بلکہ نیچے گری ہوئی کھجوریں اٹھا کر کھالیا کریں۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھانے کے آداب سکھاتے ہوئے فرمایا ''اے بچّے! جب کھانا شروع کرو تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (صحیح بخاری: ۵۳۷۶)

(iv) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بچپن کا واقعہ سنایا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ایک زانو پر مجھے اور دوسرے پر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھا لیتے اور پھر دُعا فرماتے

اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡھُمَا فَإِنِّیۡ أَرۡحَمُھُمَا

اے اللہ تعالیٰ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری: ۶۰۰۳)

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچّوں سے خوش طبعی اور دلجوئی کا معاملہ بھی فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ میرے بھائی ابو عمیر کے پاس ایک چھوٹی چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتا تھا۔ ایک دن وہ غمگین بیٹھا تھا۔ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت فرمائی تو گھر والوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ! اس کی ایک چڑیا تھی جس سے یہ کھیلتا تھا وہ مر گئی۔'' حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ! نے اسے بہلاتے ہوئے فرمایا ''ابو عمیر! چھوٹی چڑیا نے کیا کیا۔'' (سنن ابی داوٗد کتاب الادب)

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی سنیے۔ مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سورۃ النور آیت نمبر ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۵۸۔۵۹ سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۳ تا ۱۹ کی روشنی میں بچّوں کی تربیّت کے اصول مثلاً:

- بچپن سے بچّوں میں ایمان و عقائد کو پختہ کیجیے۔ توحید اور فکر آخرت کا شعور پیدا کیجیے۔
- والدین کی شکر گزاری، خدمت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کیجیے۔
- نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین کیجیے۔
- اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی اور نماز کی تاکید کیجیے، نماز کی پابندی کروائیے۔
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی تلقین کیجیے۔
- مصائب و مشکلات میں استقامت اور صبر سے کام لینا سکھائیے۔
- نمود و نمائش، تکبّر اور غرور سے گریز کرنے کی نصیحت کیجیے۔
- میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید کیجیے۔
- آواز کو پست رکھنا سکھائیے۔ والدین، بزرگوں اور بڑوں سے گفتگو کرنے کے آداب سکھائیے۔
- بے حیائی اور برے کاموں سے بچنے کی تلقین کیجیے۔
- دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہونے، اجازت نہ ملنے پر واپس چلے جانے کی تاکید کیجیے۔
- داخلے کی اجازت ملنے پر گھر والوں کو سلام کرنے کا کہیے۔
- دوسروں کے کمروں میں اجازت لے کر داخل ہونے کی تاکید کیجیے۔
- مذکورہ بالا اصولوں کو سامنے رکھتے ہو خاکے ترتیب دیجیے اور بچّوں سے کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ پہلے سات سال تک بچّوں کے ساتھ کھیلو۔ اگلے سات سالوں میں ان کی تربیّت کرو، اس سے اگلے سات سالوں میں انھیں اپنا دوست بناؤ، اس سے اگلے سات سالوں میں انھیں اپنے مشوروں میں شریک کرو۔

بچوں کی تربیّت کے رَہ نما اصول	طلبہ کی تحاریر

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایفائے عہد

امدادی اشیا

- ایفائے عہد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ خوش خط لکھی ہوئی
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۵۱۔ ۵۴

طریقۂ تدریس

ایفائے عہد سے متعلق حیات طیّبہ سے کوئی واقعہ بیان کیجیے، مثلاً: صلح حدیبیہ کے موقع پر جبکہ معاہدہ ابھی لکھا جارہا تھا کہ اس دوران حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسلمان ہو چکے تھے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچ گئے تاکہ انھیں قریش کے ظلم وستم سے نجات ملے۔ ایسے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم صبر کرو اللہ تعالیٰ تمھیں اس کا اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اور تمھارے جیسے مسلمانوں کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ اب صلح کی شرائط طے ہو چکی ہیں اور ہم ان لوگوں سے عہد شکنی نہیں کر سکتے۔ (صحیح بخاری:۲۷۳۱) معاہدے کی ایک شرط یہ تھی کہ کوئی مسلمان مکّہ سے مدینہ منوّرہ جائے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ یہ معاہدہ ابھی تحریر ہو رہا تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ مدینہ منوّرہ لے جاتے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے معاہدے کی پاسداری فرمائی اور حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس بھیج دیا، انھیں اس آزمائش پر اجر و ثواب کی خوش خبری سنائی اور امید دلائی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے اور ان جیسے دوسرے مسلمانوں کے لیے ضرور کوئی راہ نکالے گا۔ وعدہ پورا کرنے اور معاہدے کی پابندی کرنے کو ایفائے عہد کہا جاتا ہے۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟ حیاتِ طیّبہ میں ہمیں مزید کیا واقعات ملتے ہیں۔ اس کے فوائد و نقصان کا جائزہ بھی ہم آج کے سبق میں لیں گے۔

سبق کی وضاحت کے دوران مزید واقعات اور روزمرّہ زندگی سے مثالیں دے کر ایفائے عہد کے مفہوم کو واضح کیجیے اور عملی زندگی میں اس صفت کو اپنانے کی ترغیب دلائیے۔ مثلاً: لائبریری سے کتاب لے کر وقتِ مقررہ پر واپس کرنا ایفائے عہد ہے، کسی سے قرض لے کر مقررہ مدت میں لوٹانا، دفتری کام وقت مقررہ پر کرنا، دیگر لوگوں جیسے درزی، سنار، ٹھیکے دار وغیرہ کا وقت پر کام کر دینا۔ یہ سب ایفائے عہد کی مثالیں ہیں۔ ایفائے عہد سے متعلق طلبہ کے ساتھ پیش آنے والے واقعات بھی سنیے۔

سبق کے تمام پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے سوالات بھی کیجیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) وعدہ پورا کرنا (ii) جنگ میں شامل نہیں ہوں گے (iii) قبطی (iv) دین نہیں (v) نفاق کی

۲۔ مختصر جوابات

(i) دینِ اسلام میں ایفائے عہد کو بہت اہمیت حاصل ہے، اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے، وہ اپنے بندوں میں بھی یہ صفت دیکھنا چاہتا ہے۔ قیامت کے دن عہد کے بارے میں بازپرس ہوگی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے عہد کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایفائے عہد سے متعلق فرمایا کہ جو وعدے کی پاسداری نہ کرے اس کا کوئی دین نہیں (مسند احمد: ۵۱۴۰)

(iii) حضرت حذیفہ اور حضرت حسیل بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اس لیے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے کیونکہ کفار قریش نے ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ عہد لیا کہ وہ ان کے خلاف جنگ میں شرکت نہیں کریں گے۔

(iv) ایفائے عہد مومنین کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس سے آپس میں اعتماد بحال رہتا ہے۔ بدعہدی نفاق کی علامت ہے اور انسانی عیوب میں سے ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔

(v) طلبہ اپنے وعدے پورے کرنے کی دو دو مثالیں تحریر کریں۔

۳۔سوالات کے تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے، مناسب اصلاح کے بعد انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ سے ایفائے عہد سے متعلق چند واقعات سنائیے پھر طلبہ سے تحقیق کر کے لکھوائیے۔

(ii) ایفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات، کہانیاں اور واقعات، اخبار و رسائل میں سے تلاش کر کے طلبہ کو سنائیے، بعدازاں میں طلبہ سے تفصیلی جوابات لکھوائیے۔

- اپنے ساتھ یا خاندان والوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

ایفائے عہد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر	ایفائے عہد سے متعلق واقعات/ کہانیاں	ایفائے عہد سے متعلق خلفائے راشدین کے واقعات

باب چہارم: اخلاق و آداب

(الف) اچّھی عادات اپنانا

مُشاوَرت کی اہمیت

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر مشاورت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ خوش خط تحریر ہوں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۵۵۔ ۵۷

طریقۂ تدریس

مشاورت کا مفہوم سمجھانے کے لیے کوئی مثال یا واقعہ سنایئے، مثلاً: ساجد نے اخبار میں ایک کمپنی کے بارے میں اشتہار پڑھا کہ اگر اس میں سرمایہ کاری کی جائے تو وہ کافی منافع بخش ثابت ہوسکتی ہے، اس نے گھر والوں کو بتائے بغیر دس لاکھ کی رقم کمپنی میں جمع کروادی۔ اس نے اپنے دوست سلیم سے بھی کہا، ''کمپنی اچّھا منافع دے رہی ہے تم بھی رقم لگا دو۔'' سلیم نے کہا ''بھئی میں تو تمام اہم معاملات میں دوسروں سے مشورہ کرتا ہوں۔ پھر کوئی قدم اٹھاتا ہوں۔'' ساجد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ بھئی تمھاری مرضی! ہم تو اپنی مرضی کے مالک ہیں۔''

کچھ عرصے بعد دونوں کی ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی۔ سلیم نے ساجد کو دیکھا کہ وہ ایک میز پر الگ تھلگ بیٹھا ہوا ہے، سامنے چائے کی پیالی ہے مگر وہ خود کہیں سوچوں میں گم ہے۔

سلیم فوراً اس کے پاس پہنچا، اس کی خیریت دریافت کی اور پریشانی کی وجہ پوچھی۔ ساجد نے جیسے ہی سلیم کو دیکھا وہ اس سے لپٹ گیا اور کہنے لگا ''سلیم! میں غلطی پر تھا، میں نے بغیر کسی سے مشورہ کیے، خود اپنے ہاتھوں اپنی رقم کو ڈبو دیا۔ وہ کمپنی جعلی تھی اس کا اب کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ اور بھی بہت سے لوگوں کا نقصان ہو گیا۔''

سلیم نے اس کو تسلی دی اور کہا مشورے میں برکت ہے۔ تمام اہم امور میں مشورہ کرنا سنّت ہے۔ مشورے سے کام کرنے والے کو ندامت نہیں اٹھانا پڑتی۔ لہٰذا آئندہ مشورہ کیے بغیر کوئی قدم نہ اٹھانا۔''

ساجد نے کہا: شکریہ سلیم بھائی! کاش میں پہلے ہی آپ کی بات پر دھیان دے دیتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔''

دیکھا بچّو! مشورے کی کتنی اہمیت ہے؟ مشاورت کو مزید تفصیل سے سمجھنے کے لیے آج ہم اس کے معنیٰ، مفہوم، فضیلت، احکام و آداب اور اسوۂ حسنہ کی مثالیں پڑھیں گے اور اپنے لیے اصول لیں گے۔

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے سوالات کیجیے۔ اہم نکات کی لکھ کر وضاحت کیجیے۔ تاریخ اور سیرت کی کتابوں سے مزید

واقعات سنائیے۔
آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کروائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) رائے (ii) ندامت سے (iii) شہر سے باہر (iv) خندق (v) خیر و برکت کا

۲۔ مختصر جوابات

(i) مشورے یا مشاورت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کرنے کا کہا کہ

اور (ضروری) معاملات میں اُن سے مشورہ کیجیے۔ (سورۃ آل عمران : ۱۵۹)

ایک دوسری جگہ فرمایا کہ

اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔ (سورۃ الشوریٰ: ۳۸)

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام کا ارادہ کیا اور اس میں مشورہ لے کر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ بھلے کاموں کی طرف اس کی راہ نمائی کر دے گا جو انجام کے لحاظ سے بہتر ہوں۔ (بیہقی، شعب الایمان)

مزید فرمایا کہ جب کوئی قوم مشورے سے کام کرتی ہے تو صحیح راستے کی طرف ضرور اس کی راہ نمائی کر دی جاتی ہے۔ (بخاری، ادب المفرد)

(iii) غزوۂ بدر کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفّار مکّہ سے مقابلہ کرنے کا مشورہ دیا اور اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

(iv) غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشورہ کیا کہ جنگ مدینہ منوّرہ کے اندر رہ کر لڑی جائے یا شہر سے باہر نکل کر، پھر باہمی مشاورت سے طے پایا کہ شہر سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔

(v) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاکم وقت یا خلیفہ کا انتخاب باہمی مشاورت سے کیا کرتے تھے۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیے جائیں اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہا جائے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طریقۂ تدریس میں موجود واقعے کو خاکے کی شکل میں پیش کروائیے۔
- مشاورت سے متعلق مزید خاکے ترتیب دیجیے اور جماعت میں پیش کیجیے۔
- مشاورت سے متعلق کہانیاں لکھیے۔ سچّے واقعات تحریر کیجیے۔ رسالے یا اخبار سے تلاش کر کے ساتھیوں کو سنائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مشاورت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	مشاورت سے متعلق کہانیاں۔ واقعات	طلبہ کی تحاریر

حدیثِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ (مشورے کی باتوں کا) امین ہے'' (ابوداؤد ۱۶۹۰ مشورہ کا بیان)	مشاورت کے سلسلے میں خلفائے راشدین کی مثال امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حملے میں زخمی ہو گئے اور ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے ان چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مقرر کیا کہ وہ باہمی مشورے سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کریں۔ حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت علی، حضرت ابو عبیدہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ سب نے باہمی مشورے سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد کے طور پر چن لیا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۵)

صبر و تحمل

امدادی اشیا

- صبر و تحمل سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۵۸

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے صبر و تحمل سے متعلق کوئی واقعہ سنائیے۔

- طلبہ کو بتائیے کہ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی صبر و تحمل کے ایسے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارِ نبوت کو اٹھانے اور دین اسلام کا بول بالا کرنے

کے لیے صبر و تحمل ہی وہ اعلیٰ اخلاقی وصف تھا جس نے ہر موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا اور بالآخر اسی صبر و استقامت کی بدولت اسلام عرب سے نکل کر پوری دنیا میں بھی پھیل گیا۔

- طلبہ کو روز مرہ زندگی میں صبر و تحمل کی ضرورت سے آگاہ کیجیے اور اس وصف کو اپنانے کی تلقین کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:
- صبر و تحمل کا وسیع تر مفہوم بیان کیجیے۔
- قریشِ مکہ نے حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کو شعب ابی طالب میں کیوں محصور کر دیا؟ وہاں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے خاندان والوں کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف والوں کے حق میں کیا دُعا فرمائی؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعلان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) برداشت کرنا (ii) ساتویں سال (iii) تین سال (iv) ۷ ہجری میں (v) مسلمانوں کے

۲۔ مختصر جوابات

(i) اعلان نبوّت کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کفّار مکّہ کی جانب سے بے پناہ مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کفّار مکّہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر آوازے کستے، طعنے دیتے، نعوذ باللہ کاہن اور جادوگر کہتے اور ہر طرح کا بُرا سلوک روا رکھتے تھے۔

(ii) قرآن مجید میں صبر کا ذکر نماز، خیرات اور برائی کے بدلے بھلائی کرنے جیسی نیکیوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

(iii) صبر نہ کرنے سے انسان کا حق پر قائم رہنا مشکل ہوجاتا ہے۔ صبر نہ کرنے والا بے چینی، گھبراہٹ اور مایوسی کا شکار رہتا ہے۔ اخوّت اور بھائی چارے کی فضا کو نقصان پہنچتا ہے، بدلے اور انتقام کی وجہ سے آپس میں دشمنیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بے جا خواہشات پر قابو نہ پانے کی وجہ سے انسان گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

(iv) صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ شدید غم زدہ تھے اس کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آنکھ روتی ہے، دل انتہائی غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس میں ہمارے رب کی رضا ہے۔ اے ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے فراق پر ہم غمگین ہیں۔ (سنن ابی داوٗد : ۳۱۲۶)

(v) صبر و تحمل مومن کی بہترین صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صبر و تحمل سے کام لینے والوں کو بے حد و حساب اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ صبر و تحمل کی وجہ سے گھر اور

معاشرے کا سکون قائم رہتا ہے۔ اخوت اور بھائی چارے کی فضا جنم لیتی ہے۔ ایک دوسرے سے بدلہ اور انتقام نہ لینے کی وجہ سے تعلقات مزید مستحکم ہوجاتے ہیں۔ نفس کو بے جا خواہشات کی پیروی سے روکنے پر انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ اور یوں معاشرے میں برائی عام نہیں ہوتی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے۔ مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی راہ نمائی کیجیے۔

اسلامی آداب زندگی

راستے، سفر اور عوامی مقامات کا استعمال

امدادی اشیا

- ٹریفک سگنل کی تصویر
- ذرائع آمدورفت کی تصاویر
- عوامی مقامات مثلاً: باغات، تفریح گاہوں، ساحلی مقامات، بازار اور درس گاہوں کی تصاویر
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۶۲ ۔ ۶۵

طریقۂ تدریس

تدریس سے قبل طلبہ سے سوالات کیجیے کہ وہ چھٹیوں میں کیا کرتے ہیں؟ ان سے کسی تفریحی مقام کی سیر یا کسی دوسرے شہر میں سفر کی روداد سنیے، مزید پوچھیے، کیا وہ اسکول آتے ہوئے گھر سے نکلنے کی دُعا پڑھتے ہیں؟ راستے میں کسی کو سلام کرتے ہیں؟ راستے میں بزرگ یا معذور افراد کی مدد کرتے ہیں؟ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتے ہیں؟ تفریحی مقامات کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں؟ سفر کے دوران کسی کو جگہ دیتے ہیں؟ اپنے کھانے پینے میں ساتھی مسافروں کو شریک کرتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ آج ہم تفصیل کے ساتھ جانیں گے کہ دینِ اسلام نے مسلمانوں کو مہذّب اور ذمّے دار شہری بنانے کے لیے کیا کیا آداب سکھائے ہیں۔ راستے، سفر اور عوامی مقامات کے استعمال کے آداب کیا ہیں؟

- اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیراگراف بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ تمام پیراگراف کی وضاحت کے ساتھ ساتھ دیگر اضافی معلومات کے ذریعے موضوع کو مزید واضح کیجیے۔ مثلاً: اسلام سے پہلے عرب معاشرے کی صورتحال، اسلامی آداب کی وجہ سے ان کی زندگی میں انقلاب رونما ہوا۔ اسلام نے انھیں دنیا بھر میں معزز و مہذب بنایا۔
- دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے مثلاً:

- اسلام سے پہلے عرب معاشرہ کس ابتری کا شکار تھا؟
- اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی گزارنے کے آداب کیوں سکھائے؟
- اسلامی آداب زندگی اسلام کے فروغ کا باعث ہیں، کیسے؟
- راستے کے کیا حقوق ہیں؟ رات کو تنہا سفر کیوں نہیں کرنا چاہیے؟
- سفر کے دوران دوسروں کے لیے جگہ کشادہ کرنی چاہیے، کیا کبھی آپ نے ایسا کیا؟
- عوامی مقامات پر صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے؟ وغیرہ وغیرہ

- اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ہر معاملے میں (ii) دشواری (iii) زادِ راہ (iv) تنہا (v) حفاظت

۲۔ مختصر جوابات

(i) اسلامی آداب زندگی سے مراد زندگی گزارنے کے وہ آداب ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا علیہم السّلام کو سکھائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ان کی تکمیل فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور کیا ہی اچھا ادب سکھایا۔“

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کے ہر معاملے سے متعلق آداب پر عمل کرکے اپنی اُمّت کی تربیّت فرمائی تاکہ وہ مثالی اور قابل تقلید نمونہ بن جائیں اور دین اسلام کے فروغ کا باعث بنیں۔

(ii) اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صحبت و تربیّت سے براہ راست استفادہ کیا چنانچہ ان کی زندگیاں اسلامی آداب کی مثال بن گئیں۔ انھوں نے ادب، تمیز، تہذیب، ترتیب اور تنظیم سے لوگوں کو اپنی طرف راغب کیا اور داخلِ اسلام کیا اور اسلامی آداب زندگی کو اپنے عمل سے عام کیا۔

(iii) فٹ پاتھ پر خرید و فروخت کرنے سے پیدل چلنے والوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(iv) رات کو تنہا سفر کرنے کے بہت سے نقصانات ہو سکتے ہیں مثلاً:

- رات کی تاریکی میں جرائم پیشہ افراد تکلیف، نقصان اور خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔
- جنگلی درندوں کا سامنا ہوسکتا ہے۔
- رات کی تاریکی میں راستوں کا تلاش کرنا دشوار ہوسکتا ہے۔
- رات میں نیند یا اونگھ حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔
- سفر کے دوران ضرورت پڑنے پر مدد ملنے کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

(v) عوامی مقامات کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہیے۔

- پھولوں، پودوں اور پھل دار درختوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے ان کی مناسب اصلاح اور راہ نمائی کیجیے اور پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

- اپنے دوستوں اور خاندان والوں کے انٹرویو کیجیے اور دورانِ سفر پیش آنے والے ناقابل فراموش واقعات قلم بند کیجیے۔تفریحی مقام کی سیر کا احوال لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

راستے کے حقوق	طلبہ کی تحاریر	راستے، سفر اور عوامی مقامات کے آداب، اہم نکات	بازار کی دُعا۔سفر کی دُعا
انٹرویوز/واقعات	ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بازار سے کچھ نہیں لینا ہوتا تھا پھر بھی وہ ہر روز بازار کی طرف نکل جاتے اور ہر آنے جانے والے کو سلام کرتے تا کہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکیں۔		

(ب) بُری عادات سے اجتناب

چوری، غصب، دھوکا دہی

امدادی اشیا

- چوری، غصب، دھوکا دہی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۶۶ - ۶۹

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے قبل طلبہ کو چوری، غصب اور دھوکہ دہی سے متعلق سبق آموز واقعات سنایئے، طلبہ سے بھی سنیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ اسلام دینِ فطرت ہے، فطرت کے خلاف عادات کی مذّمت کی گئی ہے۔ اسلام دوسروں کی خیر خواہی کی تلقین کرتا ہے، ہر وہ عمل جس سے کسی دوسرے کو نقصان پہنچے، اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچے، تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو تو وہ ہرگز پسندیدہ نہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ چوری، غصب اور دھوکہ دہی کسی مسلم کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ اگر شیطان کے بہکاوے میں آکر کوئی ان قبیح اعمال کا ارتکاب کر بیٹھے تو اسے فوراً اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیے، اپنے بُرے اعمال سے توبہ کرنی چاہیے اور لوگوں کی حق تلفی کی تلافی کرنی چاہیے۔
بغیر پوچھے کسی کی چیز چھپا کر لے لینا بظاہر کسی کے لیے معمولی بات ہو لیکن دین اسلام کی نظر میں معمولی نہیں۔ اسلام حقِ ملکیت کو بہت اہمیت دیتا ہے، لہٰذا عادی چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے تاکہ دوسرے عبرت پکڑیں۔ اسی طرح دھوکہ دہی کے ذریعے یا زبردستی کسی کی ملکیت کو ہتھیا لینے پر بھی سخت وعید ہے اور ایسا شخص سخت سزا کا مستحق ہے۔ لہٰذا بچپن سے ہی بچّوں کو اچھی عادات کی تربیّت دینی چاہیے۔ اگر وہ کسی کی چیز اٹھا کر گھر لائیں تو خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو، ماں باپ کو ضرور تحقیق کرنی چاہیے، وہ چیز متعلقہ شخص کو واپس کرنی چاہیے اور بچّوں کو تنبیہ کرنی چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بچپن میں کی گئی یہ حرکتیں پختہ عادات میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور دنیا و آخرت کی رسوائی کا سبب بنتی ہیں۔ لوگوں کے درختوں پر چڑھ کر بلا اجازت پھل توڑنا، پھول پودوں کو خراب کرنا، جماعت میں دوسرے بچّوں کی کاپی، کتاب پنسل وغیرہ غائب کرلینا یا ان پر زبردستی قبضہ کر لینا، محنت سے جی چرانا اور امتحان میں دوسروں کی نقل کرنا، ان تمام بُری عادات سے بچنا چاہیے۔ اسلام میں ان قبیح عادات کے بارے میں کیا احکامات اور سزائیں ہیں؟ عہد رسالت میں کس طرح مجرموں کو سزائیں دے کر سمجھایا گیا کہ دینِ اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانے اور ظلم وزیادتی کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔ ان سب کی تفصیلات ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔
اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ تمام پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر لکھیے۔
دوران تدریس سوالات پوچھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) چھپا کر لینا (ii) چوری (iii) سفارش (iv) کام مکمل ہوتے ہی (v) زبردستی

۲۔ مختصر جوابات

(i) اسلام میں چوری کی سزا بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سزا کے نفاذ میں امیر غریب کے فرق کو منع فرمایا، اس لیے کہ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق گزشتہ قومیں اس وجہ سے ہلاک ہوگئیں کہ وہ قانون کے نفاذ میں امیر اور غریب میں امتیاز روا رکھتی تھیں۔معزز شخص کو سزا سے بری کر دیا جاتا تھا جبکہ غریب اور کمزور کو سزا دی جاتی تھی۔

(iii) غصب سے مراد کسی کی ملکیت کو زبردستی چھین لینا یا اس پر ناجائز قبضہ کرلینا ہے۔

(iv) دھوکہ دہی کا مطلب ہے، فریب دینا، مکاری کرنا، قول قرار کے خلاف عمل کرنا تاکہ اپنا فائدہ اور دوسروں کا نقصان ہو، یہ ظلم کی بدترین شکل ہے جس کی سخت مذمت اور وعید ہے۔

(v) چوری کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں مثلاً:

اپنے ذمّے کا کام پورا نہ کرنا، امتحانات میں نقل کرنا، کسی کی تصنیف اپنے نام سے شائع کرنا، قومی املاک و وسائل کو چوری چھپے استعمال کرنا، فرد یا ادارے کے راز چُرا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا یا دشمن کے حوالے کرنا وغیرہ

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے۔مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سبق میں دی گئی سرگرمی کو انجام دینے میں طلبہ کی مدد اور راہ نمائی کیجیے۔
- لُقطہ کے مفہوم کو سمجھانے کے لیے بھی خاکہ تیار کیجیے اور جماعت میں کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

چوری، غصب، دھوکہ دہی سے متعلق واقعات	چوری، دھوکہ دہی اور غصب کی مختلف صورتیں	چوری، غصب اور دھوکہ دہی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد

والدین، بہن بھائی، رشتے دار

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر پر حقوق العباد سے متعلق آیات و احادیث خوشخط لکھی ہوئی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۷۰

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایا جائے کہ انسان اس دنیا میں تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ معاشرے میں رہتے ہوئے سب لوگ کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے آپس کے ربط و تعلق کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ گھر اور معاشرے کا نظم و ضبط تب ہی برقرار رہ سکتا ہے کہ جب لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ گھر میں ہمارا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے ہمارے والدین ہوتے ہیں جو ہماری پرورش، تربیت اور ضروریات کو پورا کرنے میں ایثار و قربانی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی رحمت و شفقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد والدین کے سب سے زیادہ احسانات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سے حقوق رکھے ہیں اور ان کی ادائی پر بہت زور دیا ہے۔

اسی طرح بہن بھائیوں کو آپس میں پیار، محبّت، ادب اور تمیز سے رہنا چاہیے۔ والدین حیات نہ ہوں تو بھائیوں کو اپنی بہنوں کا کفیل بننا چاہیے۔ بہنوں کی وراثت کا حصّہ اُن کو دینا چاہیے۔ مستحق بہن یا بھائی کو زکوٰۃ بھی دی جا سکتی ہے۔ آپس میں تحائف کا تبادلہ بھی کرنا چاہیے۔

طلبہ سے پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں، کیا ان کے رشتہ دار ان کے گھر آتے ہیں، رشتہ داروں سے مل کر انھیں کیسا محسوس ہوتا ہے، وہ اپنے رشتہ داروں کا خیال کیسے رکھتے ہیں، رشتہ داروں اور دیگر مہمانوں کا استقبال کیسے کرتے ہیں، ان کی کیا کیا خاطر مدارات کرتے ہیں ، کیا وہ ان کے آنے پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آج ہم یہ ہی پڑھیں گے کہ والدین، بہن بھائیوں اور رشتے داروں کے حقوق کیا ہیں ان کو ادا کرنا کتنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں۔ سبق کی وضاحت مزید قرآنی آیات و احادیث اور واقعات کے ذریعے کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کے لیے کیا تعلیمات فرمائی ہیں؟
- والدین میں سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا حقدار کون ہے اور کیوں؟

- حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق بڑا بھائی اور بڑی بہن کن کی جگہ ہیں؟
- قرآن مجید کے مطابق کیسا مال اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے کے مترادف ہے؟
- رحضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کیا رشتہ تھا؟
- تمام مسلمان آپس میں کیا ہیں؟
- اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے تو کون اس شخص کی ضرورت پوری کرے گا؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) بے چینی (ii) اللہ تعالیٰ کی (iii) رحم کا (iv) بھائی بہن (v) بھائی

۲۔ مختصر جوابات

(i) بندوں کے بندوں پر حقوق سے مراد وہ حقوق ہیں جن کی ادائی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عملی طور پر ان حقوق کو ادا کر کے ہمارے لیے نمونہ چھوڑا۔

(ii) والدین کے حقوق سے مراد ہے کہ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کیا جائے۔ ان کی قدر دانی، شکر گزاری اور خدمت کی جائے۔ ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آیا جائے۔ ان کی جائز وصیت کو پورا کیا جائے اور ان کے لیے دُعائے مغفرت کی جائے وغیرہ

(iii) طلبہ کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

(iv) بہن بھائیوں کے تین حقوق:

(ا) بہن بھائیوں کو آپس میں پیار، محبّت، ادب اور تمیز کے ساتھ رہنا چاہیے۔

(ب) اگر ناراضی ہو جائے تو صلح میں پہل کرنی چاہیے۔

(ج) آپس میں تحفے تحائف کا تبادلہ کرنا چاہیے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے بہن بھائیوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے، اس لیے کہ بہن بھائیوں کا رشتہ رحم کا رشتہ ہے اور صلۂ رحمی کی بہت تاکید ہے۔ بہن بھائیوں کا رشتہ اپنائیت، پیار، محبّت، خلوص، ایثار اور قربانی کا رشتہ ہے۔ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے جس کی قدر کرنا چاہیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے۔ مناسب راہ نمائی کیجیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

عدل و احسان

امدادی اشیا

- عدل و احسان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ٦، صفحہ نمبر ٧٤

طریقۂ تدریس

- آمادگی کے لیے طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں کہ:
- اسلام سے پہلے عرب معاشرے کی کیا حالت تھی؟
- حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بعد صورتِ حال کیا ہوئی؟
- اسلام کے کس رہنما اصول کی بدولت ان جھگڑوں اور جنگوں کا خاتمہ ممکن ہوا؟
- پھر بتائیے کہ وہ رہنما اصول عدل و احسان ہے۔ امن و امان، بھائی چارے اور اتحاد و یکجہتی کی فضا کو پروان چڑھایا۔ ہر ایک کے حقوق و فرائض مقرر ہوئے۔ قانون کا اطلاق امیر و غریب سب پر یکساں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے جاری لڑائیوں، جنگوں اور کشت و خون کا خاتمہ ہو گیا۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:
- عدل و احسان کے معنی بیان کریں؟
- کیا عدل و احسان کے معاملے میں مسلم و غیر مسلم کا فرق روا رکھنا چاہیے؟
- رشتہ داری، ذات پات اور لسانیت اور عصبیت کی بنیاد پر مراعات دینے سے معاشرے کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

١۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) برابری (ii) ٢٣ سال میں (iii) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iv) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (v) ہر ایک کے ساتھ

٢۔ مختصر جوابات

(i) عدل کا مطلب ہے برابری یعنی پورا پورا بدلہ دینا، کسی کا حق پورا پورا ادا کرنا۔ جبکہ احسان سے مراد ہے اچھائی کا بدلہ زیادہ اچھائی کے ساتھ دینا، کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا اور برائی کا بدلہ لینے کی بجائے معاف کر دینا۔

(ii) اسلام میں عدل و احسان کو بہت اہمیت دی گئی ہے، معاشرے میں توازن برقرار رکھنے کے لیے اور نیکی کی فضا کو پروان چڑھانے کے لیے عدل و احسان ضروری ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل کے ذریعے عدل و احسان اور قانون و اخلاق کے تقاضوں کو پورا کرکے اس کی اہمیت کو دو چند کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عدل واحسان کے معاملات میں مسلم و غیر مسلم کا فرق روا نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی کائنات عدل اور توازن پر قائم ہے، دنیا کے نظام کو چلانے کے لیے اس نے اپنے بندوں کو عدل و احسان کا حکم دیا اور عدل و احسان کرنے والوں کو اپنا محبوب قرار دیا۔

(iii) عدل و احسان کی بدولت معاشرتی ناہمواریاں دور ہوتی ہیں۔ سب کو ان کا حق مل جاتا ہے، عصبیت جڑ نہیں پکڑتی۔ معاشرے میں امن وسکون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ عدل و احسان اور سماجی خدمات سے خلق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(iv) غزوۂ بدر کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) قیدی بن کر آئے تو ان کے ہاتھ سخت رسّی سے بندھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے انھیں تکلیف ہو رہی تھی۔ جب ان کے ہاتھوں کی رسّی کو ڈھیلا کیا گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے باقی قیدیوں کو بھی یہ سہولت عطا فرمائی۔

(v) اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے کی گئی ہر بھلائی اور نیکی صدقہ ہے۔ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "ہر مسلمان کے لیے صدقہ کرنا ضروری ہے۔" لوگوں نے پوچھا کہ "اے اللہ کے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟" تو حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر اپنے آپ کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔" لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا، "پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔" لوگوں نے عرض کیا "اگر اس کی بھی سکت نہ ہو۔" تو فرمایا کہ "اچّھی بات پر عمل کرے اور بری باتوں سے باز رہے، یہ ہی اس کا صدقہ ہے۔" (صحیح بخاری:۱۴۴۵)

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیت

امدادی اشیا

- رفاہِ عامہ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث
- چارٹ جس پر رفاہ عامہ کی مختلف صورتوں کی تصاویر ہوں، رفاہِ عامہ سے متعلق دستاویزی فلم
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۷۸۔ ۸۱

طریقۂ تدریس

سبق کے آغاز سے قبل مختلف رفاہی اداروں کا تذکرہ کیجیے اور طلبہ سے سوالات کیجیے کہ وہ کون سا جذبہ ہے جو لوگوں کو بے سہارا اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے اُبھارتا ہے؟ لوگ کیوں بغیر کسی صلے کے دن رات لوگوں کی راحت و آسانی کے لیے کام کرتے ہیں؟ لوگ کیوں اپنا پیسہ، صلاحیتیں اور وقت لوگوں پر لگاتے ہیں اور ان کاموں کو اپنے لیے باعث سکون و راحت سمجھتے ہیں؟ کیا آپ یا آپ کے خاندان میں سے کسی نے سیلاب زدگان، زلزلہ زدگان کی امداد میں حصّہ لیا۔ کیا کبھی آپ نے ان کے کیمپوں کا دورہ کیا؟ ان کی حالت زار دیکھ کر آپ کے اندر کن احساسات نے جنم لیا اور کیوں؟ ان کی مدد کرکے آپ نے کیسا محسوس کیا؟ ہمارے دین کی اس سلسلے میں کیا تعلیمات ہیں؟ آج ہم رفاہ عامہ یعنی لوگوں کی راحت کے کاموں کا وسیع مفہوم، اہمیت اور فضیلت کے بارے میں تفصیل سے جانیں گے اور اپنے لیے تعلیمات لیں گے۔ اعلان سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کیجیے۔ سیرت طیّبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور تاریخ کی کتابوں سے مزید واقعات ومعلومات فراہم کیجیے۔ رفاہِ عامہ کے اداروں اور ان کے کام کی تصاویر طلبہ کو دکھائیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ دوران وضاحت ان سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کے فہم کا اندازہ ہوسکے اور یہ بھی معلوم ہوسکے کہ ان کی توجہ مرکوز ہے۔ مثلاً:

- اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا۔ اس بھلائی کی مختلف صورتیں کیا ہوسکتی ہیں؟
- اگر کسی کے پاس لوگوں کی مدد کے لیے مال و دولت نہ ہو تو وہ کس طرح ان کے ساتھ بھلائی کرے؟
- مؤاخات کا مقصد کیا تھا؟
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود لوگوں کی بھلائی اور راحت کے کاموں میں کیوں مشغول رہتے تھے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں رفاہِ عامہ کے لیے کیا کیا کام کیے؟
- رفاہِ عامہ کے مثبت اثرات کیا ہیں؟
- سماجی برائیوں کا خاتمہ کس طرح ممکن ہے؟
- بحیثیت طالب علم آپ لوگوں کی راحت کے لیے کیا کیا کام کر سکتے ہیں؟

اہم نکات کی وضاحت کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بھی بیان کیجیے رفاہِ عامہ کے کاموں کی دستاویزی فلم بھی دکھائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) محبوب چیز (ii) زکوٰۃ کا (iii) رفاہِ عامہ کی (iv) اسلام کے لیے (v) دلی راحت

۲۔ مختصر جوابات

(i) رفاہِ عامہ کی بدولت ایک متوازن معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے، لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہونے سے ان کی زندگی آسودہ اور خوش حال ہوجاتی ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا حکم دیتا ہے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ’’جس مسلمان نے کسی دوسرے مسلمان کی ایک دنیاوی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کردے گا۔‘‘ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ’’نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔‘‘

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ریاست مدینہ میں رفاہِ عامہ کی خاطر انصار و مہاجرین کے درمیان مواٰخات قائم فرمائی۔ اصحابِ صفّہ کی تعلیم اور قیام و طعام کا بندوبست فرمایا۔

(v) رفاہِ عامہ کے کاموں کو اللہ تعالیٰ نے اصل نیکی قرار دیا۔ لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی ہی دراصل دین اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کے ساتھ نیکی و بھلائی کے تمام کاموں کو بہترین صدقہ قرار دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے‘‘۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ کی زبانی سنیے، ان کی مناسب راہ نمائی اور اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے ہفتہ طلبہ منائیے۔ ہفتہ طلبہ کے دوران رفاہِ عامہ کے مختلف کاموں کو انجام دیجیے مثلاً: رفاہی اداروں کا دورہ، بساط بھر عطیات کی فراہمی (کپڑے، جوتے، راشن وغیرہ) شجر کاری کی مہم، نادار طلبہ کی مالی مدد، پڑھائی میں تعاون وغیرہ
- سیلاب زدگان کے کیمپ کا دورہ کیجیے۔ ان کے انٹرویوز کیجیے، ان کی ضرورت اور مسائل معلوم کیجیے۔ یہ انٹرویوز کسی اخبار یا رسالے میں بھیجیے۔
- ان کی مدد کے لیے مہم چلائیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

رفاہِ عامہ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ	رفاہِ عامہ کے اداروں اور کاموں کی تصاویر	واقعات/کہانیاں	طلبہ کی تحاریر	انٹرویوز

رفاہِ عامہ کی مختلف صورتیں

- امن و امان اور انصاف کی فراہمی، مساجد، ہسپتالوں، تفریح گاہوں اور درس گاہوں کا قیام اور معذوروں کے لیے اداروں کا قیام
- کھیل کے میدان
- یتیم خانوں، مسافر خانوں کا قیام
- پلوں، سڑکوں اور نہروں کی تعمیر
- ہُنر سکھانے کے اداروں کا قیام
- بے گناہ قیدیوں کی رہائی اور انھیں معاشرے کا کارآمد شہری بنانے کے اقدامات

نہرِ زبیدہ

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی ملکہ زبیدہ لوگوں کی بھلائی اور راحت کے کاموں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ انھوں نے عراق سے مکّہ مکرّمہ تک راستوں کو دُرست کروایا اور جگہ جگہ پانی کے کنویں کھدوائے۔

اپنے دور میں طائف کی پہاڑیوں سے ایک نہر تعمیر کروائی جو میدان عرفات تک تعمیر کی گئی تھی۔ اس نہر کی بدولت انسان، حیوان، چرند پرند اور دیگر مخلوقات سب سیراب ہوئے۔ یہ تاریخ میں نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس پر پچاس لاکھ دینار صرف ہوئے۔

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ''اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالاتِ زندگی اور خدمات ایک نظر میں'' تحریر ہوں
- مکہ کا نقشہ جس میں غارِ حرا، شعب ابی طالب اور جبلِ نور کو نمایاں کیا گیا ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ٦، صفحہ نمبر ٨٢

طریقۂ تدریس

طلبہ کو فلیش کارڈز دکھایئے جن میں درج ذیل اشارات درج ہوں ان کو دیکھ کر وہ شخصیت بوجھیں۔

- مکہ کی ایک بیوہ اور مال دار خاتون۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کا سامانِ تجارت ملک شام لے کر گئے۔
- شعب ابی طالب میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ محصور رہیں۔

طلبہ کے بوجھنے کے بعد اعلانِ سبق کیجیے۔ امدادی اشیا کا استعمال کیجیے۔ سبق کا عنوان، ذیلی عنوانات اور اہم نکات تختۂ تحریر پر تحریر کیجیے۔ سبق کی وضاحت کیجیے اور اضافی معلومات بھی دیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے۔

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہاں پیدا ہوئیں؟
- کس سنہ عیسوی میں پیدا ہوئیں؟
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت کیا تھی؟
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا کیا نام تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت بوجھنے کے لیے طلبہ کے لیے تختۂ تحریر پر کچھ اشارات لکھیے۔

- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی، لقب حمیرا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی کے لیے سورۂ نور میں آیات نازل ہوئی۔

طلبہ بوجھ لیں تو سراہیے ورنہ بتایئے کہ یہ رسولِ اکرم حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ مزید تفہیم کے لیے طلبہ سے سوالات کریں۔

- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں کتنے سال گزارے اور حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد کتنے عرصے تک حیات رہیں؟

• حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تعلیمِ نسواں کے فروغ کے لیے کیا کیا؟
• حج کے دنوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مصروفیات کیا ہوا کرتی تھیں؟

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت بوجھنے کے لیے تختۂ تحریر پر چند اشارات لکھیے۔

• قبیلہ عامر بن لوی سے تعلق، خاندان بنو نجّار، پہلے شوہر سکران بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۲۳ ہجری میں وفات

طلبہ بوجھ لیں تو سراہیے ورنہ بتائیے کہ یہ رسولِ اکرم حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ مزید تفہیم کے لیے طلبہ سے سوالات کریں۔

• حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ کا نام کیا تھا؟
• حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کس نے ایک تھیلی میں درہم بھجوائے تھے؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے اور جائزہ لیجیے کہ سبق کے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو گئے ہیں۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) اُمِّ ہند (ii) ۱۰ نبوی میں (iii) جنّت المعلّٰی میں (iv) غم کا سال (v) ۲۳ ہجری میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کثرت سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محاسن کا ذکر فرمایا کرتے تھے، مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے کہ ''اللہ کی قسم! مجھے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اچھی بیوی نہیں ملی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب سب لوگ کافر تھے۔ انھوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب سب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، انھوں نے اپنا مال مجھ پر قربان کر دیا جب دوسروں نے مجھے محروم کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی۔''

(ii) ورقہ بن نوفل تورات اور انجیل کے عالم تھے، اس لیے انھیں ان کتابوں میں موجود آخری نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آنے کی پیش گوئی کا علم تھا، اس لیے انھوں نے جان لیا کہ یہ وہ ہی ناموس اکبر (جبریل امین) ہیں جو موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آیا کرتے تھے۔ چنانچہ ورقہ بن نوفل نے تورات اور انجیل میں موجود علامات کو جاننے کی وجہ سے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کی تصدیق کی۔

(iii) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرآن مجید، حدیث، فقہ، تاریخ اور علم الانساب پر دسترس حاصل تھی۔

(iv) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اطاعت، فرماں برداری، ایثار، سخاوت و فیاضی میں بے مثال تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں تھیلی میں درہم بھجوائے تو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ تمام درہم ضرورت مندوں میں بانٹ دیے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی سختی سے تعمیل کیا

کرتی تھیں۔ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوبیوں کو بہت سراہا کرتی تھیں۔

(v) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم وفضل میں بے مثال تھیں۔ اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے زیادہ احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم علمی وفقہی مسائل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کیا کرتے تھے۔ خواتین بھی اپنے مسائل کے حل کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مشورہ کرتی تھیں۔ حج کے دنوں میں وہ اپنے خیمے میں تربیّت کا اہتمام کیا کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ غزوات میں بھی شرکت فرمائی اور میدان جنگ میں زخمیوں کا علاج کیا۔ حضرت عائشہ فقراء و مساکین کی دل کھول کی مدد کرتیں اور ہزاروں دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں اور غلاموں کو خرید کر آزاد کیا کرتی تھیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے اور مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حضرت محمدؐ رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ

امدادی اشیا

- اولاد مبارکہ کے ناموں کا چارٹ
- بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار کے اہم نکات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۸۷۔ ۸۹

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صاحبزادوں کا انتقال بچپن ہی میں ہوگیا تھا، اس بات پر کفّارِ مکہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام آگے کیسے چلے گا؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نسل آگے نہیں چلے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی اور اس میں اس حقیقت کو بیان فرمایا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا، اس کا کوئی نام لیوا نہ ہو گا، جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نام و ذکر کو بلند فرمایا اور دونوں جہاں میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مقام مرتبے کو ارفع و افضل فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں کی سیرت اور کردار کو قیامت تک آنے والوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ بنایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے جنّت کی عورتوں کی سردار اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اسلامی تاریخ کی نامور شخصیات اور قابل تقلید نمونہ بنایا

اور جنّت کے جوانوں کا سردار بنایا۔ آج ہم تفصیل کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ کے بارے میں پڑھیں گے اور ان کی سیرت و کردار سے اپنے لیے راہ نمائی حاصل کریں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے، سبق کی وضاحت کے دوران زبانی سوالات بھی کیجیے۔

مثلاً:

- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کتنے صاحبزادے تھے؟ ان کے نام کیا تھے؟
- کیا حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مدینہ منوّرہ ہجرت کی؟
- حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس کی زوجہ محترمہ تھیں؟
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنّورین کیوں کہا جاتا ہے؟
- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال کب ہوا؟ وغیرہ

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جواب کی نشان دہی

(i) مدینہ منوّرہ میں (ii) دو (iii) غزوۂ بدر میں (iv) ۹ ہجری (v) چوتھی

۲۔ مختصر جوابات

(i) طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

(ii) حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں لے کے پیار کرتے۔ ان کی وفات کے وقت حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے جس سے یہ ظاہر تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہایت غم زدہ تھے۔

(iii) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیمار داری کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔

(iv) حضرت رقیہ اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

(v) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑا اور راستے کی سختیاں برداشت کرتے ہوئے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی لیجیے، مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- چارٹ پر اولاد مبارکہ کے نام خوش خط تحریر کیجیے اور جماعت میں آویزاں کیجیے۔

- یومِ بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ منائیے جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالات و واقعات، سیرت و کردار کی خوبیوں پر تقاریر کروائیے۔/مضامین لکھنے کا مقابلہ رکھیے۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات دیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

اولاد مبارکہ کے نام	طلبہ کی تحاریر

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر جس پر ''حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں'' تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۹۰

طریقۂ تدریس

تختۂ تحریر پر چند اشارات لکھئے اور طلبہ کو شخصیت بوجھنے کے لیے کہیے۔

مثلاً

- حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی
- لقب: زہرا۔ بتول۔ خاتونِ جنت
- حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے چھ ماہ بعد وصال ہوا۔

پھر بتائیے کہ آج ہم حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کے بارے میں پڑھیں گے، ان کے حالاتِ زندگی سے واقفیت حاصل کریں گے اور اپنے لیے رہنما اصول تلاش کریں گے۔

- دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے:
- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس شہر میں پیدا ہوئیں؟
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا کیا نام تھا؟

- حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کس طرح محبت کا اظہار فرماتے؟
- حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا دو باتیں فرمائیں؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) سیّدۃ النساء (ii) ۲ ہجری میں (iii) گھریلو کام (iv) تین (v) رمضان ۱۱ ھ میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشہور القابات درج ذیل ہیں:
زہرا، سیّدۃ النساء، خاتونِ جنّت، بتول، طاہرہ، مطہرہ، شافعہ، ذکیہ

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں فرمایا
''میری بیٹی میرے جسم کا حصّہ ہے۔ جو چیز اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے۔ جو چیز اس کو ایذا دے، وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔ (صحیح مسلم: ۶۳۰۷)

(iii) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چھے اولادیں تھیں جن کے نام یہ ہیں۔حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال بچپن میں ہی ہوگیا تھا۔

(iv) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبروشکر کا پیکر تھیں۔تنگ دستی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی شکر گزار رہتیں، صبر و قناعت کا مظاہرہ کرتیں۔ گھر کے کام کاج خود انجام دیتیں اور شکوہ نہ کرتیں۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں انھوں نے شعب ابی طالب میں بہت دشواریاں اور صعوبتیں برداشت کیں مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

(v) تسبیحات فاطمہ: ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے، مناسب راہ نمائی کے بعد انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص،
حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کردار کی چیدہ چیدہ صفات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۹۴-۹۹

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے قبل طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے، مثلاً: صحابی رضی اللہ عنہ کسے کہتے ہیں؟ خلفائے راشدین کے نام بتائیے؟ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں میں سے کون آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رشتے کے ماموں تھے؟

وہ کون سے صحابہ ہیں جن کی اسلام کے لیے بے مثال قربانیوں کی وجہ سے دنیا میں ہی انھیں جنّت کی بشارت دے دی گئی؟ ان کے نام کیا ہیں؟ ان کی خدمات اور سیرت و کردار کے بارے میں آج ہم تفصیل سے جانیں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ سیرت کی کتابوں اور تاریخ اسلام کے حوالوں سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات و واقعات کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے۔

دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔

امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

اگلے دن مذکورہ صحابہ کرام کے حالات و واقعات اور کردار کی خوبیوں سے متعلق ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جواب کی نشان دہی:

(i) جنّت کی (ii) تجارتی سفر کی وجہ (iii) سولہ برس (iv) جنگ قادسیہ (v) امین الامّت

۲۔ مختصر جوابات

(i) طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

(ii) طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

(iii) حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا فرمائی۔

"اے اللہ! سعد جب تجھ سے دُعا کریں تو ان کی دُعا قبول فرما۔"اس دُعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کی ہر دُعا قبول ہوجایا کرتی تھی۔

(iv) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی فتوحات کے لیے لڑی جانے والی جنگوں میں شرکت فرمائی۔ انھوں نے جنگِ یرموک میں اہم کردار ادا کیا۔

(v) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ غرباء، مساکین، یتیموں، بیواؤں، قرض داروں، مہمانوں اور مسافروں اور جہاد کے لیے دل کھول کر خرچ کرتے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر انھوں نے اپنے سارے مال کا ایک چوتھائی پیش کیا۔ ایک مرتبہ جہاد کے لیے انھوں نے چالیس ہزار دینار، ایک مرتبہ پانچ سو گھوڑے اور ایک مرتبہ پانچ سو اونٹ دیے۔ اسی طرح ایک مرتبہ انھوں نے سات سو اونٹوں پر لدا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔
غرضیکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فیاضی و سخاوت بے مثال تھی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

اشارات کی مدد سے صحابی کا نام بتایئے مثلاً:

	اشارات	صحابی کا نام
۱۔	زندہ شہید، غزوۂ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ غزوۂ احد میں ہتھیلیوں پر تیر روکتے رہے۔ فیاضی میں بے مثال	حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۔	آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پھوپھی زاد بھائی، حواری رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔	آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے رشتے کے ماموں۔ جنگِ قادسیہ کے قائد فاتح ایران مستجاب الدعوات ۵۵ ہجری میں وفات	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیت المال کے نگران۔ امین الامت جنگِ یرموک کے قائد ۱۸ ہجری میں وفات	حضرت ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- عشرہ مبشرہ کے قبول اسلام کے واقعات تاریخ کی کتابوں سے دیکھ کر لکھیے۔
- عشرہ مبشرہ کے حالات و واقعات اور کارنامے بیان کرنے کے لیے یوم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منائیے۔ جس میں مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق تحقیقی مقالے پڑھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

عشرہ مبشرہ کے قبولِ اسلام کے واقعات	عشرہ مبشرہ کی اسلام کے لیے لازوال خدمات	طلبہ کی تحاریر	عشرہ مبشرہ سے متعلق معلومات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکپن میں اپنے آقا عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک سفر کے دوران آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اس علاقے سے ہوا جہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکریاں چرا رہے تھے۔ دونوں نے انھیں سلام کیا اور کہا کہ ان بکریوں میں سے کسی بکری کا دودھ چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بکریاں میرے پاس میرے مالک کی امانت ہیں میں ایسا نہیں کرسکتا۔ آپ ان کی ایمان داری سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ کوئی ایسی چھوٹی بکری لے آئیے جو ابھی دودھ نہ دیتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً ہی ایک چھوٹی بکری پیش کردی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس بکری کے تھنوں پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو وہ فوراً دودھ سے بھر گئے۔ دودھ اتنا کثیر مقدار میں تھا کہ تینوں نے سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزے کی بنا پر بکری کے تھن پھر اپنی اصل حالت پر آگئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعے سے بہت متاثر ہوئے اور اس واقعے کے کچھ ہی عرصے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(حیات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درخشاں پہلو)

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

(حضرت عبداللہ شاہ غازی، حضرت حسن بصری،
حضرت بایزید بسطامی،حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- انٹرنیٹ کے ذریعے وہ مقامات دکھائے جائیں جہاں یہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے، تعلیم حاصل کی اور اسلام کی روشنی پھیلائی۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات کی تصاویر
- مذکورہ صوفیہ کرام کی تعلیمات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۱۰۰۔ ۱۰۴

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ انبیا کرام رحمۃ اللہ علیہم، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم، تابعین رحمۃ اللہ علیہم، تبع تابعین کے بعد، صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم، وہ عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے اپنی عبادت، ریاضت، تزکیہ نفس اور کردار کی خوبیوں سے دنیا کے چپّے چپّے میں اسلام کی شمعیں روشن کیں، دینِ اسلام کو فروغ دیا اور اسلام کے نور سے دنیا کو بقعۂ نور بنایا۔ برصغیر پاک و ہند میں خاص طور پر انھیں صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی وجہ سے لاکھوں لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ یہ صوفیہ کرام اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

آگاہ ہو جاؤ! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔ (سورۃ یونس : ۶۲)

اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم اور برگزیدہ بندے ہیں جنھوں نے لوگوں کو دین اسلام سے روشناس کرایا۔ یہ عجز و انکساری کا پیکر ہیں، یہ وہ بوریا نشین ہیں جن کے سروں پر اسلام کا تاج جگمگایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے خلوص، ایثار اور انسان دوستی کے ذریعے مردہ دلوں میں اسلام کی روح پھونکی۔

بقول شاعر

جلا سکتی ہے شمع کُشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

آج ہم انھی صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات زندگی، مقام و مرتبہ، کرامات اور اشاعت اسلام کے لیے ان کی خدمات سے واقفیت حاصل کریں گے اور اپنے لیے راہ نمائی حاصل کریں گے۔

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے، تاریخ اسلام کی کتب کی مدد سے طلبہ کو مزید معلومات فراہم کیجیے۔

امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کے فہم کا ادراک ہو سکے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) عبّاسی دور میں (ii) ساٹھ سال تک (iii) سلطان العارفین

(iv) ۲۲۰ ہجری میں (v) حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مختصر جوابات

(i) تصوّف سے مراد دل کی صفائی ہے یعنی قرآن و سنّت کی پیروی کے ذریعے تزکیۂ نفس کرنا اور عبادت و ریاضت کی مدد سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔

(ii) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنے مریدین کے ساتھ اندرون سندھ سیر اور شکار کے لیے گئے ہوئے تھے کہ اچانک عباسی لشکر کے ایک دستے نے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ ساتھی اس حملے میں شہید ہو گئے۔

(iii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تقریباً ۱۲۰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت سے فیض پایا۔

(iv) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال:

(ا) ''جب تمھیں کسی بُری عادت سے واسطہ پڑ جائے تو اس کو اچھی عادت سے بدلنے کی کوشش کرو۔''

(ب) ''جب تمھیں کوئی کچھ دے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو پھر دینے والے کا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اسے تم پر مہربان کیا ہے۔''

(v) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمارے اس علم (تصوف) کا دارو مدار حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر ہے۔ صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ میں قرآن مجید ہو اور دوسرے ہاتھ میں حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ جوابات

(i) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ (ii) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

(iii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

- یوم صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم منائیے۔ مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات زندگی اور کارناموں پر روشنی ڈالنے کے لیے تقاریر اور مضمون نویسی کے مقابلے منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

آیت مع ترجمہ خوش خط لکھی ہوئی آگاہ ہو جاؤ! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔(سورۃ یونس آیت ۶۲)	
مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی دین کے لیے خدمات ایک نظر میں	طلبہ کی تحاریر

علما ومفکّرین رحمۃ اللہ علیہم

(حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- مذکورہ علماء رحمۃ اللہ علیہ ومفکّرین کے بارے میں معلوماتی ویڈیو
- مذکورہ علماء ومفکّرین رحمۃ اللہ علیہم کے علمی وفقہی کارناموں کا چارٹ
- مذکورہ علما ومفکّرین رحمۃ اللہ علیہم کے افکار و نظریات، اقوال اور تعلیمات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۱۰۵۔ ۱۰۸

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے پہلے طلبہ کو بتائیے علما ومفکّرین وہ روشن اور بلند پایہ شخصیات ہیں جن کی محنت، کوشش، ریاضت، غوروفکر، حصولِ علم دین، فروغ دین اور علمی وفقہی کارناموں کی بدولت دین ہم تک پہنچا، اسے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لیے آسان ہوا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے علماومفکّرین کے درجات کو بلند فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔ (سورۃ المجادلہ : ۱۱)

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی علماء کو انبیا علیہ السّلام کا وارث قرار

دے کر ان کے رتبے و مقام کو بڑھایا۔ علما دین کے محافظ اور اس کی تشریح کرنے والے ہوتے ہیں تاکہ عام آدمی بھی سمجھ سکے اور اس کے مطابق عمل کر سکے۔ اسلامی تاریخ ایسے ہی علماء مفسرین، محدثین، فقہاء اور مفکّرین سے بھری ہوئی ہے جن کی راتیں عبادت، ریاضت، غوروفکر اور تدبّر میں اور دن علمی وفقہی کارنامے انجام دینے میں بسر ہوتے تھے۔ یہ امّت کے وہ روشن چراغ ہیں جنھوں نے اپنی زندگیاں، حصولِ علم، فروغِ علم اور اشاعتِ دینی کے وقف کر رکھی تھیں۔ ان علما ومفکّرین کی بدولت قیامت تک اشاعت اسلام کا کام جاری رہے گا۔ ان کی علمی وفقہی کاوشوں کی وجہ سے علم دین پھیل رہا ہے اور انسانیت استفادہ کر رہی ہے۔

آج ہم چند ایسے ہی روشن چراغوں کے حالات زندگی مقام و مرتبے، اخلاق و صفات اور اشاعت اسلام کے لیے ان کی خدمات کا جائزہ لیں گے اور ان کی تعلیمات سے اپنے لیے راہ نمائی حاصل کریں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔ کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) فقہ جعفری کے (ii) کوفہ (iii) فقہ میں (iv) مؤطا (v) ہارون الرشید کے دور میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑ پوتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدّث، ولی کامل، فقیہ، زاہد، عابد اور فقہ جعفریہ کے بانی تھے۔

(ii) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جعفر رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راوی ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے جعفر بن محمّد رحمۃ اللہ علیہ سے سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔''

(iii) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال

- حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ذکر الٰہی کی تعریف یہ ہے کہ اس میں مشغول ہونے والا دنیا کی ہر شے کو بھول جائے۔
- مزید فرمایا ''دانش مند وہ ہے جو دو بھلائیوں میں سے بہتر بھلائی اختیار کرے۔

(iv) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت بلند مرتبہ فقیہ، مفکّر اور محدّث ہونے کے ساتھ ساتھ حنفی مکتبہ فکر کے بانی تھے۔ آپ کا اصل نام نعمان بن ثابت تھا۔

(v) فقہ مالکی کے پیروکاروں کی اکثریت، الجزائر، مراکش، سوڈان اور دیگر مسلم افریقی ممالک میں ہے۔

۳۔ سوالات کے تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، مناسب اصلاح کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- یوم علماء ومفکّرین منایئے جس میں مذکورہ علماء ومفکّرین پر تحقیقی مقالے لکھیے اور پڑھیے۔
- مذکورہ علماء ومفکّرین کی تصانیف کے نام تحقیق کرکے لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مذکورہ علماء ومفکّرین کے اقوال	مذکورہ علماء ومفکّرین کے فقہی کارنامے	طلبہ کی تحاریر

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا ذریعہ معاش

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ یہ کپڑا کوفہ کے علاوہ دیگر دور دراز شہروں میں بھی فروخت ہوتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیانت کی وجہ سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتماد کرتے اور اپنی امانتیں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رکھوا دیا کرتے تھے۔ وفات کے وقت امام ابو حنیفہ کے پاس پچاس ہزار درہم کی امانتیں محفوظ تھیں۔ تجارت سے حاصل ہونے والے نفع کا ایک حصّہ وہ علماء اور طلبہ کو سال بھر عطیات کے طور پر دیتے رہتے تھے۔ اپنے بچّوں کے اساتذہ کو بھی بہت ہدیے دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص ان کے پاس کوئی چیز فروخت کرنے آتا اور وہ کم قیمت بتاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ تمھارے مال کی قیمت اس سے زیادہ ہے جو تم بتا رہے ہو۔ پھر اسے مناسب قیمت دیتے۔ انھوں نے اپنے شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کی کفالت اپنے ذمّے لی ہوئی تھی۔ معیشت اور تجارت کے عملی تجربات نے بھی انھیں فقہ کے معاملات میں فکر کی گہرائی اور فہم عطا کیا۔ اپنے تقویٰ، علمیت، ایمان داری اور دینی خدمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت بلند مقام عطا فرمایا۔

فاتحین
(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

امدادی اشیا

- ان علاقوں کی تصاویر یا نقشے جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں فتح ہوئے
- چارٹ جس پر ''حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات و واقعات، کارنامے اور فتوحات ایک نظر میں'' درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۱۰۹۔ ۱۱۱

طریقۂ تدریس

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دین کی تکمیل فرمائی تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے''۔

اس دین کے غلبے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمّد خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں نے طرح طرح کے مظالم سہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں جہاد کی اجازت دے دی تاکہ دین کی اشاعت اور ظلم وستم کے خاتمے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کیا جائے اور چار دانگِ عالم میں دین کا ڈنکا بجایا جائے۔ چنانچہ جہاد کا اذن ملتے ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وضع کردہ جنگی اصولوں اور حکمت عملی کو اپناتے ہوئے ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ راتوں کو اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز رہنے والے اور دن میں روزے رکھنے والے یہ جرنیل صحابہ جب میدان جنگ میں اترتے تو دشمن پر ان کی ہیبت سے لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔اور وہ ان کی جنگی مہارت، حکمت عملی اور شجاعت و بہادری کی تاب نہ لاتے ہوئے شکست کھا جاتے تھے۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

اور

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

یہ ہی وجہ تھی جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال پایا تو اس وقت تک دس لاکھ مربع میل سے زیادہ کا رقبہ اسلام کے جھنڈے تلے تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے صرف پندرہ سال بعد تین براعظموں یعنی

ایشیا، افریقہ اور یورپ کے کچھ حصّےمسلمانوں کے زیرنگیں آچکے تھے۔ یہ جرنیل صحابہ کن حربی صلاحیتوں کے مالک تھے اس کی ایک جھلک آج ہم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور کارناموں میں دیکھیں گے اور اپنے لیے راہ نمائی حاصل کریں گے۔
اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے، تاکہ ان کے فہم کا ادراک ہو سکے۔ سبق میں آنے والے نئے الفاظ کی وضاحت بھی تختۂ تحریر پر کیجیے۔
آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۸ ہجری میں (ii) بھانجے (iii) اللہ کی تلوار (iv) مرتدین (v) حمص

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی، عظیم فاتح اور سپہ سالار تھے۔
(ii) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معرکہ موتہ، مرتدین اور جھوٹے مدعیان نبوّت کے خلاف جنگوں میں، جنگِ یرموک، عراق اور شام کی فتوحات کے لیے لڑی جانے والی جنگوں میں مسلمانوں کی قیادت کی۔
(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام پر مسرّت کا اظہار فرمایا۔
(iv) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ٹوپی اس لیے عزیز تھی کیوں کہ اس میں انھوں نے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چند موئے مبارک کو محفوظ کر رکھا تھا۔
(v) معرکہ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کی قیادت اس لیے سنبھالی کیونکہ مسلمان لشکر کے قائدین یکے بعد دیگرے شہادت پا چکے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات کے چند اہم نکات طلبہ سے زبانی سنیے، مناسب اصلاح اور راہ نمائی کے بعد زبانی لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- اسلامی تاریخ کی کتب اور انٹرنیٹ کی مدد سے درج ذیل موضوعات پر مضامین تحریر کیجیے۔

(ا) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگی حکمتِ عملی
(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم جرنیل
(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاندار فتوحات

تختۂ بزم کی تجاویز

نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی جنھیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں فتح کیا گیا۔	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے ایک نظر میں	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ کے آئینے میں

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کے نمایاں اوصاف 'حربی صلاحیتیں'
شجاعت، بہادری، ثابت قدمی، فنِ خطابت، گھڑسواری، تیراندازی، شمشیرزنی، عدل و انصاف، سخاوت و فیاضی، جنگی مہارت و مثالی حکمتِ عملی اور دیگر اوصاف کے بارے میں تحقیقی مقالہ

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبعی موت میں لوگوں کے لیے پیغام

بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت

امدادی اشیا

- چارٹ، جس میں ماحول کو آلودہ کرنے والی اشیا اور حالات کو دکھایا جائے
- تختۂ تحریر
- چارٹ جس پر ماحول کو آلودگی سے بچانے کی تجاویز درج ہو
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ نمبر ۱۱۲

نوٹ: اگر ممکن ہو تو سبق پڑھانے سے پہلے طلبہ کو ماحول کی آلودگی سے متعلق دستاویزی فلم دکھائی جائے۔

طریقۂ تدریس

طلبہ سے چند سوالات کیے جاسکتے ہیں؛ مثلاً، کیا وہ جانتے ہیں، موجودہ دور میں پوری دنیا کو کون سا اہم مسئلہ درپیش ہے، ماحول کی آلودگی کیوں جنم لے رہی ہے، اس کی کتنی اقسام ہیں، اس مسئلے کا حل کیا ہے، وغیرہ۔ پھر بتایئے کہ آج ہم ان ہی سوالات کے جوابات اپنی دینی تعلیمات کی روشنی میں ڈھونڈیں گے کہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا ہدایات دی ہیں۔

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔

- انفرادی صفائی و پاکیزگی کے لیے اسلام کا کیا حکم ہے؟
- جنگلات ماحول کو صاف رکھنے میں کیا اہم کردار ادا کرتے ہیں؟
- آبی آلودگی کی کیا وجوہات ہیں؟ ان کی روک تھام کے سلسلے میں اسلام کے احکامات کیا ہیں؟
- شوروغل کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بتائیں۔

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) جنگلات میں (ii) پانی پر (iii) کاربن ڈائی آکسائیڈ

(iv) ۸۰ ڈیسی بل سے (v) گدھے کی

۲۔ مختصر جوابات

(i) دنیا میں نباتات، حیوانات اور دیگر جان داروں کی زندگیوں کا ایک دوسرے سے زنجیر کی مانند جڑے رہنے کا نام ماحول ہے۔

(ii) وبائی امراض کے متعلق اسلام کی تعلیمات بہت واضح اور موثر ہیں۔ اسلام نے ان امراض سے بچنے کے لیے صفائی ستھرائی کے اہتمام کا حکم دیا ہے، نیز آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''جب تمھیں معلوم ہو جائے کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو اس میں داخل مت ہو، لیکن اگر کسی جگہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وبا سے بچنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی مت۔'' (صحیح بخاری : ۶۹۷۳)

(iii) فضائی آلودگی سے سانس کی بیماریوں، ہائی بلڈ پریشر اور جلد کی بیماریوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں، اس کے علاوہ عالمی حدت میں اضافہ، موسموں میں تبدیلی، تیزابی بارش اور اوزون کی تہہ میں شگاف جیسے خطرات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

(iv) حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ اپنی آواز کو پست رکھنا۔

(v) پودے اور جنگلات آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ پانی کا بہاؤ روکنے، غذائی ضروریات پوری کرنے، کٹاؤ سے بچانے اور موسموں کو اعتدال میں رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جنگلات میں جان داروں کی ۷۰ فی صد سے زائد اقسام رہتی ہیں۔ جنگلات صوتی آلودگی کو بھی کم کرتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے۔ مناسب راہ نمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

جانوروں کی اہمیت اور ان کے حقوق

امدادی اشیا

- جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض سے متعلق دستاویزی فلم/تصاویر
- چارٹ جس پر جانوروں سے حُسنِ سلوک کے بارے میں اسلامی تعلیمات تحریر ہوں۔
- چارٹ جس پر جانوروں کے حقوق اور ان کے تحفّظ کے نکات تحریر ہوں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۶، صفحہ ۱۱۶۔ ۱۱۹

طریقۂ تدریس

تدریس سے قبل طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے۔ طلبہ سے سوالات کیجیے، مثلاً: کیا انھیں جانور یا پرندے پالنے کا شوق ہے؟ انھوں نے کون کون سے جانور یا پرندے پالے ہوئے ہیں؟ ان کی مختلف اقسام کے بارے میں پوچھیے۔ وہ ان کا کس طرح خیال رکھتے ہیں؟

کیا انھوں نے چڑیا گھر کی سیر کی ہے؟ ان جانوروں اور پرندوں کے نام بتائیے، جو انھوں نے پہلی مرتبہ دیکھے ہوں؟ ان سے پوچھیے کہ کیا انھوں نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کو کیوں پیدا فرمایا؟ کیا کبھی انھوں

نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں کیوں پیدا فرمایا ہے؟ نباتات، حیوانات اور دیگر جانداروں کی زندگیاں ایک دوسرے سے زنجیر کی مانند جڑی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اشرف المخلوقات یعنی انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے، آج ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے یہ مختلف النّوع کی مخلوقات کیوں پیدا فرمائی ہیں؟ ان کے کیا فوائد ہیں؟ کیا ان کے بھی کچھ حقوق ہیں؟ کیا ہمیں ان کے تحفّظ کے لیے اقدامات کرنے چاہییں؟ دینِ اسلام میں ان سے حُسنِ سلوک اور رحم دلی کے بارے میں کیا تعلیمات ہیں؟

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی کی بھی وضاحت کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) زرعی (ii) پانی سے (iii) چڑیا کی طرح کا پرندہ (iv) اچھّے طریقے سے (v) بوجھ

۲۔ مختصر جوابات

(i) پالتو جانوروں سے ہمیں گوشت، دودھ، کھال، اون اور دیگر کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان جانوروں کو سفر اور بار برداری کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(ii) بیل، گھوڑا، خچر، گدھا اور اونٹ۔

(iii) اسلام سے پہلے جانوروں سے بہت بُرا سلوک کیا جاتا تھا، زندہ جانوروں کو باندھ کر ان پر نشانہ بازی کی جاتی اور زندہ جانوروں کے مختلف حصّے کاٹ کر کھائے جاتے تھے۔

(iv) جانور کو ذبح کرتے وقت راحت پہنچانی چاہیے اور اچھّے طریقے سے ذبح کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھّے طریقے سے کرنا ضروری قرار دیا ہے، لہٰذا جب تم (جانور کو) ذبح کرو تو اچھّے طریقے سے ذبح کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔“ (جامع ترمذی: ۱۴۰۹)

(v) جانوروں سے اچھّے سلوک کا مطلب ہے کہ ان کے آرام اور خوراک کا خیال رکھا جائے۔ ان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ ان کو داغا نہ جائے۔ ان کو آپس میں لڑوایا نہ جائے۔ ان کو اگر ذبح کرنا ہو تو اچھّی طرح سے ذبح کیا جائے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، مناسب اصلاح اور راہ نمائی کے بعد اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طلبہ کو چڑیا گھر کی سیر کروائی جائے، پھر ہر بچّہ اس سیر کی روداد لکھے۔

پروجیکٹ

- طلبہ مختلف جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کی تصویروں کا الگ الگ البم بنائیں جس میں ان کی اقسام، فوائد، رہنے کے طریقے اور دیگر عادات کے بارے میں تحریر کریں۔
- جانوروں کے حقوق، اہمیت اور فوائد پر مضامین تحریر کیجیے، اچھے مضامین بلاگ پر شائع کروائیے۔
- ماحولیاتی آلودگی جانوروں کے تحفّظ پر کس طرح اثر انداز ہو رہی ہے۔ اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مختلف جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کے بارے میں معلومات	دین اسلام اور جانوروں کے حقوق	جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ
طلبہ کی تحاریر	چڑیا گھر کی سیر کی روداد	طلبہ کے تاثرات

نوٹس

نوٹس

نوٹس